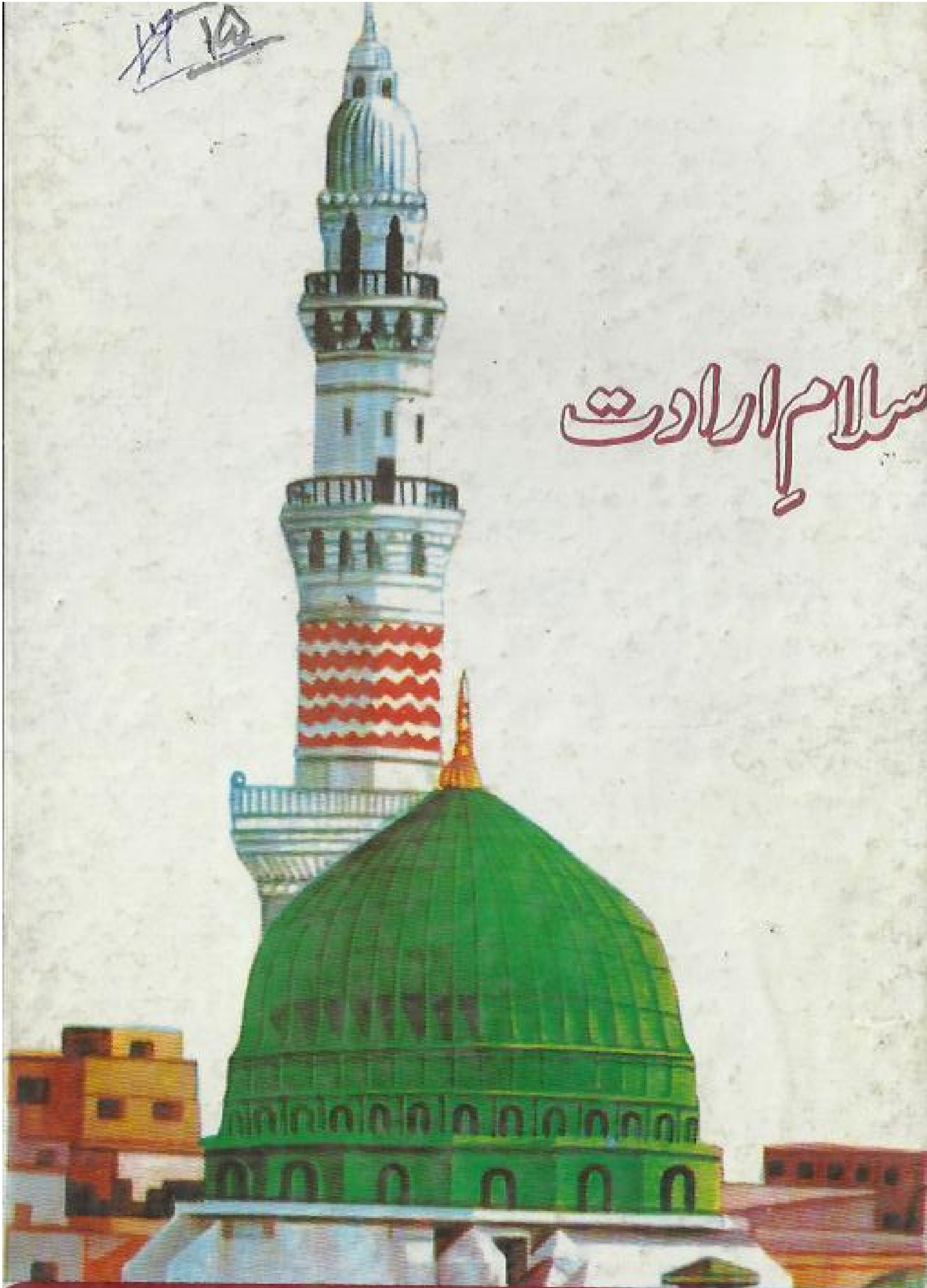


سلامِ ارادت

مکتبہ ایوانِ نعت (رجسٹرڈ) لاہور

سلامِ ارادت

(غزل کی ہیئت میں ۹۲ سلام)

راجا رشید محمودؔ

مکتبۂ ایوانِ نعت (رجسٹرڈ) لاہور

شاعر کا پندرھواں اُردو مجموعۂ نعت

سلامِ ارادت

شاعر: راجا رشید محمود

مدیر اعلیٰ ماہنامہ "نعت" لاہور

صدر ایوانِ نعت رجسٹرڈ، لاہور

کمپوزر: مدنی گرافکس، عقب مزار قطب الدین ایبک نیو انارکلی لاہور

فون: 723001

پروف خواں: شمیم اختر۔ کوثر پروین

مطبع: نیو فائن پرنٹنگ پریس، لاہور

نگرانِ طباعت: اظہر محمود

اشاعتِ اول: ۲۱۔اپریل ۲۰۰۱

قیمت: ۱۰۰ روپے

ناشر

راجا اختر محمود

مکتبۂ ایوانِ نعت (رجسٹرڈ)

اظہر منزل۔ مسجد سٹریٹ نمبر 5/10 نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور فون: 7463684



حضور محبوبِ کبریا علیہ التحیۃ والثناء

کی بارگاہِ بیکس پناہ میں

دل سے سلام کرنے والوں

اور حضوری کی کیفیت میں سلام پڑھنے والوں

کے نام

روزِ شمار تک رہیں میرے شمار میں
اربوں درود، کھربوں سلام آپ پر حضور ﷺ

تصویر

☆☆☆☆☆

سلام علیٰ رسول اللہ ﷺ

طیبہ کی یاد، آنکھ نم آلود اور سلام
وردِ درود، لمحۂ مَوجُود اور سلام

محدُود علم و فکر ہے، معدُود ہے کلام
لیکن یہ میری قسمتِ مسعود اور سلام

محبوب . اور محب کی ملاقات رات ہے
ہو تذکرہ شاہد و مشہود اور سلام

طیبہ رسائی ہے مرا مطلوب اور درود
مدحِ رسول ﷺ ہے مرا مقصود اور سلام

پیشِ مَواجہہ جو کھڑے ہوں گناہ گار
پیشانی اُن کی ہو عَرَق آلود اور سلام

روشن جبیں، درود بہ لب گھر سے چل پڑو
طیبہ میں چہرہ ہو غبار آلُود اور سلام

اوجِ مُقدّر اس کا زمانے پہ کھُل گیا
محمودؔ اور درود ہے، محمود اور سلام

سلامِ ارادت پہ محمودِ احقر کو رب نے اُبھارا
سلامِ ارادت قبولِ نبی ﷺ ہے، یہ ہاتف پُکارا

سلامِ ارادت انھیں، جن سے الفت ہے بُنیادِ ایماں
سلامِ ارادت انھیں جن سے بڑھ کر نہیں کوئی پیارا

سلامِ ارادت سے دُنیا و عُقبیٰ میں اچھائیاں ہیں
سلامِ ارادت یہاں بھی، وہاں بھی ہمارا سہارا

درِ مصطفیٰ ﷺ پر مَیں کرتا رہا ہُوں سلامِ ارادت
سلامِ ارادت سے مَیں نے مُقدّر کو اپنے سنْوارا

کرم ہے خُدا کا، کرم ہے نبی ﷺ کا کہ جس نے بنایا
سلامِ ارادت، درودِ محبّت، مُقدّر ہمارا

صبا لے کے پہنچی بہ حُسنِ مروّت دیارِ نبی ﷺ پر
سلامِ ارادت، سلامِ عقیدت ہمارا تمھارا

یہ محمودِ عاصی پہ فضلِ خدا سے ہے لُطفِ پیمبر ﷺ
سلامِ ارادت کی مقبولیت کا ملا جو اشارہ

نبی ﷺ پر فراواں سلامِ ارادت!

رہے برزباں، ہاں، سلامِ ارادت
قلم کا ہے رُجحاں سلامِ ارادت
لبوں پر بھی چسپاں سلامِ ارادت
محبّت نبی ﷺ کی ہے بُنیادِ ایماں
تو تکمیلِ ایماں سلامِ ارادت
سرِ شام جُھک کے گُنبد کی جانب
کرے ماہِ تاباں سلامِ ارادت
جو پاؤں میں ارشادِ حق سَلِّمُوْا کا
کہوں زیرِ فرماں سلامِ ارادت
وضو کر کے اشکوں سے شہرِ نبی ﷺ میں
کہیں میری مژگاں سلامِ ارادت
ترے کام آئے گا محمودِ عاصی!
بہ ہنگامِ میزاں سلامِ ارادت

پسند آئی خُدا کو جن کی زیبائی، سلام اُن پر
رہے سب انبیاءؑ بھی جن کے شیدائی، سلام ان پر

وہ تھے وجہِ تماشا بھی، وُہی تھے جلوہ آرا بھی
شبِ معراج میں جو تھے تماشائی، سلام اُن پر

بروزِ حشر بھی اُن کے کہے پر فیصلے ہوں گے
وہاں بھی ہے مُسلّم جن کی آقائی، سلام ان پر

مِرے چاروں طرف تھی بھیڑ دُنیا کے علائق کی
جنھوں نے بخش دی ایسے میں تنہائی، سلام ان پر

عوالم جس قدر ہیں، اُن میں مخلوقات جتنی ہیں
وہ سب ہیں جن کی رحمت کے تمنّائی، سلام ان پر

ذرا دیکھو، خدا بھی چاہتا ہے اُن کی خُوشنُودی
وہ جن سے اُس کی ہے ایسی شناسائی، سلام ان پر

درود آقا ﷺ پہ جب محمود خُود خالق کا آتا ہے
تو بھیجیں کیوں نہ ہم جیسے تولّائی سلام اُن پر

جنھوں نے بُوئے خُلق و اُنس پھیلائی، سلام اُن پر
وہ جن کے دم سے ہے قائم ہر اچھّائی، سلام ان پر

جہاں کے مُحسنِ اعظم مِرے آقا ﷺ ہُوئی جن کی
خصوصیّت امانت اور سچّائی، سلام ان پر

وہی، ہر علم و حکمت جن کے در پر ایستادہ ہے
بھکاری جن کی چوکھٹ کی ہے دانائی، سلام ان پر

درود ان پر، قلم بخشا ہے مجھ کو جن کی رحمت نے
ملی ہے جن سے گُونگے کو بھی گویائی، سلام ان پر

جنھیں جائز نہیں سجدہ، مگر پھر بھی تصوّر میں
اُنھی کے در پہ ہے میری جبیں سائی، سلام ان پر

بصیرت بھی عطا فرمودۂ محبوبِ خالق ﷺ ہے
عنایت جن کی ہے آنکھوں کی بینائی، سلام ان پر

جہاں میں جتنی مخلوقات ہیں محمودؔ، اُن میں ہے
نبی ﷺ کی رحمتوں کی کارفرمائی۔ سلام اُن پر

ادا اک ایک جن کی رب کو بھی بھائی، سلام اُن پر
جہاں کی یوسفی جن کی زلیخائی، سلام ان پر

فضائل کو جنھوں نے لائقِ تکریم ٹھہرایا
رذائل کی ہوئی ہے جن سے پسپائی، سلام ان پر

غریبوں اور مسکینوں کو حیثیّت ملی جن سے
ہوئی ہے سرفگندہ جن سے دارائی، سلام ان پر

وہ انساں کی ہو، ایٹم کی ہو، یا اچھائیوں کی ہو
ہے قائم جن کے دم سے ہر توانائی، سلام ان پر

وگرنہ مزرعِ انسانیت بنجر تھی مدّت سے
جہاں میں جن کے احساں سے بہار آئی، سلام ان پر

وہی جن کو خدا نے رتبۂ محبوبیت بخشا
جنھوں نے اُس سے ہر اک بات منوائی، سلام ان پر

خدا کے فضل سے محمود کو دنیا و عقبیٰ میں
کرم جن کا ہوا وجہِ شکیبائی، سلام اُن پر

سلام آقا ﷺ کی خدمت میں، نہیں جن کا کوئی ثانی
سلام آقا ﷺ کی خدمت میں، جو ہیں محبوبِ ربّانی

پڑھے نورِ مہ و خور جب درود آقا و مولا ﷺ پر
سلام آقا ﷺ کی خدمت میں کہے انجم کی تابانی

بہی بخت آدمی ہے، خوش مقدّر ہے، جو کہتا ہے
سلام آقا ﷺ کی خدمت میں بعونِ نورِ ایمانی

اگر مشکل کشائی چاہتے ہو تو کرو لوگو!
سلام آقا ﷺ کی خدمت میں بہ شکلِ اشک افشانی

یہاں جو پیش کرتا ہے، بفضلِ حق وہ کر لے گا
سلام آقا ﷺ کی خدمت میں قیامت کو بہ آسانی

مدینے میں پہنچ کر پیش کرنا چاہتا ہوں میں
سلام آقا ﷺ کی خدمت میں بہ کیفیّاتِ وجدانی

اُڑے گی گردِ طیبہ سے اگر محمود تو جا کر
سلام آقا ﷺ کی خدمت میں کرے گی میری پیشانی

میری ارادتوں کا ہے پیغام بر سلام
اللہ نے جو چاہا، کرے گا اثر سلام

شہرِ سلامتی ہے پیمبر ﷺ کا شہرِ پاک
پایا وہاں پہ تا بہ حدودِ نظر سلام

بارانِ التفاتِ نبی ﷺ ہے جواب میں
کرتی ہے اُن کی یاد میں جب چشمِ تر سلام

تاریخ کر رہی ہے حقیقت کو بے نقاب
کرتے تھے جُھک کے ان ﷺ کو شجر اور حجر سلام

جاتی نہیں ہے اس کی خلش میرے قلب سے
کرتا ہوں مَیں جو اُن کو کبھی مختصر سلام

جس کو قبولیت کے شرف کی نوید ہو
وہ خدمتِ حضور ﷺ میں ہے مُعتبر سلام

محمود ہو قبالۂ جنّت تجھے عطا
قدمینِ مصطفیٰ ﷺ میں کرے تُو اگر سلام

حُسنِ خیال و فکر ہے، حُسنِ نظر سلام
کہتے ہیں لب سلام تو کرتا ہے سر سلام

جاری سَنَد قبول کی ہوتی ہے عرش سے
جب بھی کریں بخدمتِ خیرُ البشر ﷺ سلام

طَیبہ رسائی یُوں مری آسان ہو گئی
رختِ سفر درود ہے، رختِ سفر سلام

آتا ہے اُس کے واسطے پیغامِ استجاب
ہو جذبۂ خلوص سے جو بہرہ ور سلام

ہوتی ہے مجھ پہ بارشِ الطافِ کبریا
کرتی ہے جب نبی ﷺ کو مری چشمِ تر سلام

معراج میں ہیں عشق کی کیفیتیں عجب
کہتا ہے آئنے کو خود آئینہ گر سلام

دولت سرائے آقا و مولا ﷺ پہ ہے رسا
دریوزہ گر رشید کا دریوزہ گر سلام

کرتا ہُوں پیشِ سیّدِ ہر خشک و تر ﷺ سلام
اور چاہتا ہوں، مَیں کروں آٹھوں پہر سلام

آقا حضورؐ اے شہِ ہر اِنس و جاں ﷺ! درود!
اے وجہِ کائنات، اے خیرُ البشر ﷺ سلام!

بنیادِ اعتبار ہُوئی آیۂ درود
میری زبانِ شوق پر ہے معتبر سلام

دھڑکن درود کی ہے مِرے بیتِ قلب میں
آئینۂ نگاہ میں ہے مُستتر سلام

وِردِ صلوٰۃ میں ہیں مگن قُدسیانِ عرش
کرتے رہے ہیں آپ ﷺ کو شجر و حجر سلام

"حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ" میں تو تھا فقط درود
اِس مرتبہ رہا مِرے پیشِ نظر سلام

محمودؔ مجھ کو ہاتفِ غیبی نے دی صدا
تو بھی حبیبِ خالقؐ و مالک ﷺ کو کر سلام!

پیشِ نبی ﷺ ہے مایۂ فکر و نظر سلام
آقا ﷺ کا اِلتفات اُدھر ہے، اِدھر سلام

ابرِ کرم برستا ہے اِس کے جواب میں
رکھتا ہے کچھ عجیب مذاقِ اثر سلام

قسمت پہ اُس کی رشک کریں سارے لوگ، جو
پیشِ مُواجَہَہ کہے شام و سحر سلام

آقا ﷺ سے پائے گا وہ جوابِ سلام بھی
دل کے عُمق سے جو بھی کرے گا بشر سلام

ان کا کرم ہے اتنا زیادہ کہ کم رہیں
کرتا رہوں نبی ﷺ کو جو مَیں عمر بھر سلام

مجھ کو رفیق خاں نے دکھایا تھا رات کو
گنبد کو کر رہا تھا جو جُھک کر قمر سلام

آقا حضور ﷺ کیجیے محمود پر کرم!
کرتا ہے پیشِ بندۂ افگندہ سر سلام

کتابِ عشق کا ہے اوّلیں نصاب سلام
جنابِ سرورِ عالم ﷺ کو بے حساب سلام!

درود سے جو اضافے ہیں نیکیوں میں بہت
تو کر رہا ہے گناہوں کا سدِّباب سلام

سلام مجھ کو کرے جاگ کر مِری قسمت
کبھی کروں جو مَیں اُن ﷺ کو درونِ خواب سلام

ظہورِ نورِ نبُوّت کی بات سنتے ہیں
تو پیش کرتے ہیں خورشید و ماہتاب سلام

کِھلا ہے دیکھ کر نورِ نبیِّ اکرم ﷺ کو
وہ کر رہا ہے سرِ گُلستاں گلاب سلام

ہدیّہ پیش اِدھر سے تو روز ہوتا ہے
جواب اُدھر سے ملے تو ہو کامیاب سلام

مِری حیات کی محمودؔ ہے یہی خواہش
ببارگاہِ پیمبر ﷺ ہو باریاب سلام

پگاہ و شب کریں مہتاب و آفتاب سلام
کرے بہ ہر قدم اُٹھ اُٹھ کے موجِ آب سلام

درود اَن گِنت محبوبِ رب ﷺ کی خدمت میں
شفیعِ روزِ قیامت ﷺ کو بے حساب سلام

سلامتی کی نویدیں حضور ﷺ دیتے ہیں
حیات کے لیے ہے درسِ انقلاب سلام

مِری اک ایک مصیبت اِسی سے ٹلتی ہے
کہ ہے اک نسخۂ اِدفاعِ اضطراب سلام

رہِ درودِ پیمبر ﷺ پہ روز چلتے ہیں
ہمارے واسطے ہے منزلِ صواب سلام

جبھی تو اذن مجھے حاضری کا ملتا ہے
مِرا ہے طیبۂ اقدس میں کامیاب سلام

یہ نعت کہتا ہے موضوع کے حوالے سے
کِیا رشیدؔ نے اس بار انتخاب ''سلام''

پیشِ نبی ﷺ ہُوا ہے قلم پر رواں سلام
مضموں سلام، اُس کی سبھی سُرخیاں سلام

اس طرح با ادب ہُوں بدربارِ مصطفیٰ ﷺ
نُطق و زباں درود ہے، لفظ و بیاں سلام

ذاتِ صَمد کو پڑھتے ہی پایا درودِ پاک
اُس بے نشان ذات کا دیکھا نشاں سلام

جبریلؑ کے پروں کے ذریعے حضور ﷺ کو
معراج کی شب بھیجتا تھا میزباں سلام

مُنکَر نکیر، دونوں کا لہجہ بدل گیا
سُوجھا مجھے حضور ﷺ پر جب ناگہاں سلام

پاتا ہے قُدسیوں سے بھی تحسین و آفریں
کرتا ہے دل سے آپ کو جو مدح خواں سلام

محمود ہر اک فرد ہے ہم میں درود خواں
کرتا ہے روز ان ﷺ کو مرا خانداں سلام

ہر اک سلام خواں کا ہُوا قدر داں سلام
عُقدہ کشائیاں ہیں وہیں، ہے جہاں سلام

جس کا جواب لطف و عطا کے سوا نہیں
میری گزارشات کی ہے داستاں سلام

تم کرنا چاہتے ہو جو تعیینِ حیثیت
نعت و درودِ پاک کے ہے درمیاں سلام

آمادہ کر رہا ہے کرم پر حضور ﷺ کو
رکھتا ہے اپنے ساتھ مری زاریاں سلام

طوفان جتنے آئیں، ہمیں کچھ خطر نہیں
جب کشتیٔ حیات کا ہے بادباں سلام

لگتا ہے میرے دل کو تلاوت کے درمیاں
ہر آیتِ کلامِ خدا کا بیاں سلام

محمود شعر گو ہُوا دل کی زباں میں
جذباتِ قلب کا ہُوا ہے ترجماں سلام

نبی ﷺ کی خدمتِ اقدس میں یُوں گزار سلام
سمجھ کہ نار سے بچنے کو ہے حصار سلام

خموش لب ہیں، بندھے ہاتھ ہیں، جھکا سر ہے
قبول کیجیے جہانوں کے تاجدار ﷺ سلام

شمار تیرا نہ کیسے ہو مدح گوؤں میں
شبانہ روز جو تیرا ہُوا شعار سلام

نبی ﷺ کی خدمتِ عالی میں نام لیواؤ!
درود لمحہ بہ لمحہ ہو، بار بار سلام

مدینے رہتا تو ہر بار دیکھ کر روضہ
ادب سے کرتا نبی ﷺ کو یہ خاکسار سلام

گناہگاریوں، ناکردہ کاریوں کے سبب
حضورِ شاہ ﷺ میں ہے شکلِ اعتذار سلام

نبی ﷺ کے شہر میں محمود جا کے تم کرنا
بروئے سرورِ عالم ﷺ بہ انکسار سلام

حق کے محبوب پیمبر، مِرے سرکار ﷺ سلام
ایک اک بار میں ہوں آپ کو سو بار سلام

قلب کی لَے بھی اِسی دُھن میں ملی ہوتی ہے
اِس طرح پڑھتے ہیں اپنے لبِ گفتار سلام

اُن ﷺ کی چوکھٹ پہ سلاطینِ زمانہ کا قیام
اُن کے گنبد کو کرے گُنبدِ دوّار سلام

احساسات پہ چھایا ہے ہمہ وقت درود
میری تخییل کو ہر روز ہے درکار سلام

اپنے خالق سے جو کچھ کام تجھے لینا ہے
کر درِ سرورِ عالم ﷺ پہ بتکرار سلام

جادۂ شہرِ پیمبر ﷺ کے اک اک ذرّے کو
کر رہا ہے مِری تخییل کا رہوار سلام

ایک خاطی کا، جسے کہتے ہیں سارے محمود
پیش ہے آپ کو اے مالک و مختار ﷺ سلام

پیش کر قلبِ بے قرار سلام
سرورِ دیں ﷺ پہ بے شمار سلام

پیشکاروں کے واسطے ہو گا
باعثِ عزّت و وقار سلام

مت ڈرائیں شدائدِ دنیا
اردگرد اپنے ہے حصار سلام

رحمتِ آقا ﷺ کی، گھیر لے گی تجھے
کر کے تُو دیکھ ایک بار سلام

مَیں بھی اور ملائکہ بھی کرتے ہیں
اُن ﷺ کی خدمت میں بار بار سلام

سائے میں ہُوں سلامتی کے مَیں
صبح و شب کر کے اختیار سلام

پیش کرتا ہے آپ کا محمود
میرے آقا ﷺ بہ اِنکسار سلام

حُسنِ فطرت کا ہے پیام سلام
ان ﷺ کو کرتے ہیں صبح و شام سلام

خدمتِ سرورِ دو عالم ﷺ میں
پیش کرتے ہیں ہم غلام سلام

میرے ہونٹوں پہ ہے درودؑ درود
اور مری سوچ ہے سلام سلام

مجھ پہ آقا ﷺ کا ہے کرم پیہم
روز و شب ہے جو میرا کام سلام

ان کی شفقت ہے اِستجاب اس کا
میری الفت کا اِلتزام سلام

گُنبدِ سبز کی طرف دیکھو
کر رہا ہے مہر تمام سلام

حشر کے دن رشیدِ عاصی کو
کر گیا فائزُ المرام سلام

یکتا ہیں ایسے، کرتی ہیں یکتائیاں سلام
آقا ﷺ کو کر رہی ہیں جبیں سائیاں سلام

ان کے سبب ملی ہیں تو کیونکر نہ پھر کریں
آقا حضور ﷺ کو سبھی آقائیاں سلام

کیسے کریں نہ خلوتِ ثور و حرا کو بھی
سب جلوتوں کی انجمن آرائیاں سلام

کہتی ہیں روز ایک حسین و جمیل کو
حسن و جمالِ ذات کی رعنائیاں سلام

پرواز بس ہو، سدرہ سے آگے نہ جا سکیں
معراج کو کریں فلک پیمائیاں سلام

کرتی رہیں گی حشر کے دن تک حضور ﷺ کو
دانشورانِ دہر کی دانائیاں سلام

محمود پڑھتی جائیں گی میرے حضور ﷺ پر
تنہائیاں درود، بزم آرائیاں سلام

زیرِ کرم نبی ﷺ کے ہیں، کرتے ہیں ہم سلام
ہر روز لب پہ رہتا ہے، رب کی قسم! سلام

دن اپنا سارا خرّمیوں میں بسر ہوا
جس دن کیا ہے پیش انھیں صبح دم سلام

جب اس سے اُن کی نظرِ کرم مجھ پہ بڑھ گئی
کیوں کم پڑھوں درود، کروں کیوں مَیں کم سلام

کرتا رہا گزارشِ احوالِ واقعی
پڑھتے ہوئے مُواجہہ میں سر بخم سلام

شہرِ نبیؐ پاک ﷺ میں جب سے رسا ہوئے
کرنے لگا ہمیں اُسی دن سے ارم سلام

ارقامِ نعتِ پاک سے پہلے بصد خلوص
کرتا ہے سر جھکا کے ہمارا قلم سلام

شرفِ قبول پائیں گے محمود لازماً
ہم نے جو شاعری میں کیے ہیں رقم سلام

فریاد رس وہی ہے، وہی داد رس سلام
مَیں خدمتِ نبی ﷺ میں جو کرتا ہوں بس سلام

کرتے رہے حضور ﷺ کو جنّ و بشر کے ساتھ
شجر و حَجَر سلام اور مور و مگس سلام

جس وقت نام آتا ہے آقا ﷺ کا سامنے
کہتا ہے مومنوں کا ہر تارِ نفس سلام

آقا ﷺ کی بارگاہ میں اہلِ وِلا کریں
ہر ہر نَفَس سلام تو سو سو بَرَس سلام

رب نے جو چاہا، اور مَیں زندہ رہا اگر
طیبہ میں جا کے خود کروں گا ہر برس سلام

آقا ﷺ کے دم سے آمد و رفتِ نفس ہوئی
تو ان کو پیش کرتا ہے شورِ نفس سلام

جب تک نہ ہو گا بخششِ محمود کا یقیں
ہو گا نہ روزِ حشر ذرا ٹس سے مَس سلام

کرتے ہیں یوں نبی ﷺ کو ہمہ وقت لب سلام
محشر میں رُستگاریوں کا ہے سبب سلام

میری سعادتوں کے بہت باب کُھل گئے
کیا وردِ لب درود ہے، کیا وردِ لب سلام

سارے درود خواں ہیں تولّائی آپؐ کے
کرتے ہیں در پہ آپ کے خُدّام سب سلام

آقا حضور ﷺ کی جو ہیں مجھ پر عنایتیں
حُسنِ طلب سلام ہے، وجہِ طرب سلام

خوش بختیاں جو ہاتھ ہمارا تھام کر چلیں
ہر روز و شب درود ہو، ہر روز و شب سلام

حیران وفورِ رشک سے سب آدمی ہوئے
محشر میں آیا عاصیوں کے کام جب سلام

محمود تیرے لب ہیں کیا، تیرا قلم ہے کیا
سرکار ﷺ کو تو بھیجتا رہتا ہے رب سلام

جس نے زبانِ قلب سے جب بھی کہا سلام
وہ خدمتِ نبی ﷺ میں نہیں نارسا سلام

پہلی نظر جُونہی درِ سرکار ﷺ پر پڑی
خاموشیوں کی لَے میں تھی میری صدا سلام

مجھ سے مِرے مشاغل و اَوراد کا نہ پوچھ!
صَلَوات ہے وظیفہ مِرا' مشغلہ سلام

وِجدان نے کہا ہے کہ وہ مُستجاب ہے
میری زباں پہ ہے جو بہ ذوقِ ثنا سلام

کرتا رہے گا' سال میں اک بار ہی سہی
طیبہ میں جا کے یہ دلِ صبر آزما سلام

اَلطاف و فضلِ خالق و مالک سے ہو گیا
آقا ﷺ کی بارگاہِ کرم میں رسا سلام

رُتبہ نبی ﷺ کا دیکھ' پھر اپنی بساط دیکھ
محمود سوچ' کیا ہے تُو' اور کیا ترا سلام

آقا ﷺ کی بارگاہ میں بے انتہا سلام
دِلوائے گا وہاں سے مجھے اِعتنا سلام

اربابِ عشق پڑھتے ہی پائے درودِ پاک
ہر صبح و شام کرتے ہیں اہلِ وفا سلام

دربارِ مصطفیٰ ﷺ پہ اُسی دم رسا ہُوا
جب توسنِ خیال مِرا لے گیا سلام

"لَا تَرْفَعُوْا" کے حکم کے باعث تھا زیرِ لب
پیشِ نبیِّ پاک ﷺ جو ہم نے پڑھا سلام

بھیجا درود سرورِ دیں ﷺ پر تو ساتھ ہی
میں نے پڑھا' لکھا تو کہا اور کیا سلام

دل میں یہی دعا ہے' یہی لب پہ التجا
"کر لے قبول شہرِ حبیبِ خدا ﷺ سلام"

محمود دل نے پیش کیا ہے حضور ﷺ کو
آنکھوں کے راستے سے دُرِ بے بہا سلام

ذوقِ رجا کے ساتھ جو میرا گیا سلام
تو ہو گیا دیارِ نبی ﷺ میں رسا سلام

بول اس کے میرے لب سے برآمد ہُوئے جونہی
آقا ﷺ کی رحمتوں سے ہُوا آشنا سلام

دنیائے دُوں کے سارے علائق کے باوجود
روزِ نشور تک ہے مِرا آسرا سلام

ہوتے ہی یہ قبول، سنْورتے ہیں سارے کام
ہے میری عرضداشتوں کا ماجرا سلام

محسوس یوُں ہُوا کہ ملا ہے جواب بھی
قدموں میں دست بستہ جو میں نے کہا سلام

اے عازمینِ شہرِ پیمبر ﷺ، دھیان سے!
پہلے پہنچ کے طیبہ میں کرنا ادا سلام

محمُود کے مقام پر آقا ﷺ کو دیکھ کر
کرنے لگا رشید وہیں برملا سلام

نبی ﷺ کو بھیجتا ہے گرچہ خُود اِلٰہ سلام
قبول میرا بھی کرتے ہیں دیں پناہ ﷺ سلام

حضورِ سرورِ کونین ﷺ پیش کرتے رہو
بوقتِ شام درود اور دمِ پگاہ سلام

حضور ﷺ رد نہیں کرتے ہیں چاہتوں کو کبھی
کرے نہ کیوں مِرے آقا ﷺ کو میری چاہ سلام

سمجھ نہ پائے بشر جب مقامِ آقا ﷺ کو
بہ عجزِ فہم کرے پیشِ بارگاہ سلام

اثر ہے قُبّۂ سرکار ﷺ کی جلالت کا
کہ اس کو کرتی ہے پہلے مِری نگاہ سلام

مجھے حضور ﷺ کی تسلیم ہے جو چارہ گری
یہ کیا کہ مَیں بھی کروں ان کو گاہ گاہ سلام

کریں گے، دیکھنا محمودؔ حشر میں اُن ﷺ کو
تمام اُمّتوں کے سارے سربراہ سلام

عقیدت کا مری مظہر سلام آقا و مولا ﷺ پر
سلام آقا و مولا ﷺ پر، سلام آقا و مولا ﷺ پر

بلند آہنگ جلوت میں، محافل میں کھلے بندوں
ادا کرتا ہوں بڑھ چڑھ کر سلام آقا و مولا ﷺ پر

وگرنہ معصیت کاری مجھے تو لے ہی ڈوبی تھی
قیامت میں ہُوا یاور سلام آقا و مولا ﷺ پر

عنایت کا، کرم کا اُن کے، ہے اتنا یقیں مجھ کو
عطا فرمائیں گے چادر۔ سلام آقا و مولا ﷺ پر

نچھاور کرتے ہیں آقا ﷺ کے در پر روشنی اپنی
مہ و انجم، شہِ خاور۔ سلام آقا و مولا ﷺ پر

عبادت، میں سرِ فہرست اس کو مَیں سمجھتا ہُوں
مری الفت کا ہے مظہر سلام آقا و مولا ﷺ پر

کرم کا ہاتھ رکھ دیں گے سرِ محمود پر وہ بھی
پڑھے گا دل سے جب احقر سلام آقا و مولا ﷺ پر

سلام آقا و مولا ﷺ پر کہ جو محبوبِ داور ہیں
سلام آقا و مولا ﷺ پر کہ جو ہم سب کے یاور ہیں

وہی رب کے پیمبر ہیں، وہی خالق کے مظہر ہیں
سلام آقا و مولا ﷺ پر، جو حق کا پیش منظر ہیں

درود آقا و مولا ﷺ پر کہ جن کا خُلق ہے اعلیٰ
سلام آقا و مولا ﷺ پر کہ جو شفقت سراسر ہیں

زمانے میں بہت سے انبیاءؑ و اصفیاؒ آئے
سلام آقا و مولا ﷺ پر کہ جو اُن سب سے بہتر ہیں

برائے جملہ موجوداتِ ہر عالم باذنِ حق
سلام آقا و مولا ﷺ پر کہ جو رحمت کا پیکر ہیں

شفاعت گر، مددگار و مُعین و ناصر و یاوَر
سلام آقا و مولا ﷺ پر، جو ہم پر لُطف گُستر ہیں

عَطَش کا ہم کو محشر میں نہیں محمود کچھ خدشہ
سلام آقا و مولا ﷺ پر کہ جو ساقیٔ کوثر ہیں

رب نے حبیب ﷺ پر جو اتارا سلام کو
رکھتے ہیں مومنین بھی پیارا سلام کو

پڑھتے ہوئے درود چمکتا ہے آفتاب
آنکھیں جھپکتا دیکھ ستارہ سلام کو

لاہور کے قیام میں بھی ہم نے آنکھ میں
طیبہ کا سارا نقش اُتارا سلام کو

تعمیلِ حکم کرتے ہیں، یہ فخر ہے ہمیں
پاتے ہیں روز حق سے اشارہ سلام کو

لاتے ہیں شہرِ پاکِ نبی ﷺ کو خیال میں
جی چاہتا ہے جب بھی ہمارا سلام کو

طیبہ میں یا درود کو ہم سر بخم ہوئے
یا ہم نے ہاتھ در پہ پسارا سلام کو

پیشِ حضور ﷺ کیفیتِ اُنس میں رشید
تیار ہو رہا ہُوں دوبارہ سلام کو

موقع جو دیں حضور ﷺ ذرا سا سلام کو
بدلوں بشکلِ عرضِ تمنّا سلام کو

آقا ﷺ کا جب ظہور ہُوا، سر کے بَل گرے
لات و منات اور وُدّ و عُزّیٰ سلام کو

پڑھتی ہے آنکھیں میچ کر شب جو درودِ پاک
دیکھا لپکتا دن کا اجالا سلام کو

دستِ نبی ﷺ سے تھپکی ملی ہے بفضلہٖ
جس وقت مَیں نے ہاتھ اُٹھایا سلام کو

معراج میں حضور ﷺ کے تھے منتظر کھڑے
سب ساکنانِ عالمِ بالا سلام کو

خالق نہ دے گا اُس کو نویدِ سلامتی
طیبہ میں جس کا ہاتھ نہ اُٹھا سلام کو

اُنچاس سال دُوریٔ شہرِ رسول ﷺ میں
کیا کیا دلِ رشید نہ تڑپا سلام کو

دیں گے قبولیت مرے آقا ﷺ سلام کو
آئے یہ دل اگر کوئی شیدا سلام کو

کیفیتیں حضوریٔ سرکار ﷺ کی ملیں
پیشِ نبی ﷺ گیا ہُوں جو تنہا سلام کو

بارہ۱۲ برس سے، فضلِ رسولِ کریم ﷺ سے
ہر سال جا رہا ہُوں مَیں طیبہ سلام کو

جیسے ہی میں پہنچتا ہوں شہرِ حضور ﷺ میں
جاتا ہوں یارو باوضو سیدھا سلام کو

جس پر رکوع کا نہ گماں تک کسی کو ہو
جُھکتا درِ نبی ﷺ پہ ہوں اتنا سلام کو

ہر مرتبہ مُواجہہ میں جب رسا ہُوا
بے تاب دیکھی مَیں نے تو دنیا سلام کو

محمود پہنچا مَیں جونہی روضے کے سامنے
ماتھے پہ آیا دستِ تمنّا سلام کو

ایسی خدا نے دی ہے فضیلت سلام کو
حُبِّ نبی ﷺ کی کر دیا حُجّت سلام کو

وہ آ گیا جو حشر میں اُنؐ کا درود خواں
آگے بڑھی، وہ دیکھ لو، جنّت سلام کو

وہ آیتِ درود کے آخر سے ہے عیاں
اللہ نے جو دی ہے فضیلت سلام کو

کیسا یہ مجھ پہ فضل ہے ربِّ قدیر کا
طیبہ میں جا رہا ہوں بہ عُجلت سلام کو

مصروفیت بھی مجھ کو عطا کم نہیں ہوئی
پھر بھی خدا نے دی ہے فراغت سلام کو

قدمین میں حضور ﷺ کے، پیشِ مواجہہ
ہے دست بستہ آپ کی امت سلام کو

محمود کو تو سال میں دو ایک مرتبہ
قدموں میں آنے دیجیے حضرت ﷺ سلام کو

شاعر کھڑا ہے، شاہِ زمن ﷺ کے سلام کو
کر لیں قبول وہ جو سُخن کے سلام کو

جُھکتا ہے آفتاب سرِ شام بے گماں
طَیبہ کی خاکِ نور فگن کے سلام کو

ہر ذرّۂ مدینۂ محبوبِ کبریا ﷺ
لے لے گلاب و سَرو و سمن کے سلام کو

جب چاہو، مجھ کو طَیبۂ اقدس میں لے چلو
تیّار ہوں مَیں شاہِ زمن ﷺ کے سلام کو

سب اُمّتیں کھڑی نظر آئیں گی حشر میں
الطاف ہائے سایہ فگن کے سلام کو

وقتِ صباح طَیبہ کو اُٹھّی نگاہِ مہر
ذرّے سے اُٹھنے والی کرن کے سلام کو

محمود قبلہ تیرا جو طَیبہ کو راست ہے
اربابِ ذوق آئیں گے فن کے سلام کو

نبی ﷺ کو جب دلِ محزُوں سلام کہتا ہے
ہر ایک شعر کا مضموں سلام کہتا ہے

ہر اک غزل ہے مُؤدّب کھڑی ہوئی آگے
ہر ایک مصرعِ موزوں سلام کہتا ہے

جو عکسِ روضۂ سرکار ﷺ دیکھ لیتا ہوں
تو میری آنکھ کا جیحوں سلام کہتا ہے

نبی ﷺ کے شہرِ مقدّس کی سمت جھک کر
وہ دیکھو گُنبدِ گردوں سلام کہتا ہے

جسے حضور ﷺ مدینے میں خُود بُلا بھیجیں
وہ زیرِ ظِلّ ہُمایوں سلام کہتا ہے

جواب میرا ہے یہ ''اپنی بہتری کے لیے''
جو پوچھتا ہے کوئی ''کیوں سلام کہتا ہے؟''

غلام زادۂ سرکارِ دو جہاں ﷺ محمود
زبانِ عجز سے موزوں سلام کہتا ہے

میں مدحتوں کا سبق خواں سلام کہتا ہوں
بزیرِ پرچمِ حسانؓ سلام کہتا ہوں

حبیبِ خالقِ ہر دو جہاں ﷺ کی خدمت میں
یہی ہے کارِ نمایاں، سلام کہتا ہوں

یہ مجھ پہ میرے تصوّر کا طُرفہ احساں ہے
پکڑ کے آپ ﷺ کا داماں سلام کہتا ہوں

رفُو کا آپ نبی ﷺ اہتمام کرتے ہیں
جو مَیں بہ چاکِ گریباں سلام کہتا ہوں

بس اک خریطۂ بخشش مری ضرورت ہے
اسی لیے بہ دل و جاں سلام کہتا ہوں

یہ افتخار بہت ہے، نبی ﷺ کی خدمت میں
درود پڑھتا ہوں، ہاں ہاں، سلام کہتا ہوں

خدا کی نعمتِ عُظمیٰ حضور ﷺ ہیں محمود
مَیں پڑھ کے سُورۂ رحماں، سلام کہتا ہوں

حضور ﷺ کو جو عقیدت سلام کہتی ہے
زِ رُوئے حکمتِ حُجّت سلام کہتی ہے

درود پڑھتی ہے حسانؓ کی ثنا گوئی
تو ابنِ زُہیرؓ کی مدحت سلام کہتی ہے

نبی ﷺ کو رب کی جو محبوبیت ملی اس کو
شبِ [illegible] کی قُربت سلام کہتی ہے

حضور ﷺ کی جو صحابہؓ میں جلوتیں تھیں، انھیں
حرا و ثوَر کی خلوت سلام کہتی ہے

مدیح پاک ہے جاری لبِ امانت پر
مرے نبی ﷺ کو صداقت سلام کہتی ہے

نبی ﷺ کے شہر کی آب و ہوائے اقدس کو
مری حضوری کی حسرت سلام کہتی ہے

درود خواں جو ہُوں محمود اپنے آقا ﷺ کا
تو مجھ کو میری فراست سلام کہتی ہے

آقا ﷺ کے فیضِ ہائے اَتَم کو سلام ہو
یوں دوستو! خدا کے کرم کو سلام ہو

وابستہ ہیں جو حسرتیں اپنے کریم ﷺ سے
اُن کے وجود، ان کے عدم کو سلام ہو

نظرِ کرم حضور ﷺ کی مطلوب ہے اگر
طَیبہ کو، رشکِ باغِ ارم کو سلام ہو

جو دیکھتے ہی گُنبدِ سرکار ﷺ کو جھکے
اس سر کو ہو سلام اور خم کو سلام ہو

خواہش جو ہے کہ تم کو ملیں سرفرازیاں
میرے نبی ﷺ کے نقشِ قدم کو سلام ہو

اعزاز دفنِ طیبۂ اقدس کا گر ملے
کیسے ملائکہ کا نہ ہم کو سلام ہو

شہرِ رسولِ پاک ﷺ میں مل جائے جو ہمیں
محمود اُس ہوائے عدم کو سلام ہو

محبوبِ ربِّ ہر دو جہاں ﷺ کو سلام ہو
وہ جلوہ گر جہاں ہیں، وہاں کو سلام ہو

جن کا صحابہؓ کرتے رہے ہیں مظاہرہ
ایسی محبّتوں کے بیاں کو سلام ہو

مثلِ بلالؓ جس میں ہو الفت رسول ﷺ کی
اُس پُرخلوص بانگِ اذاں کو سلام ہو

ہوتا ہے جو بھی رحمتِ آقا ﷺ سے مستفید
اُس ہر جہاں، ورائے جہاں کو سلام ہو

منزل جسے مدینۂ سرکار ﷺ کی ملے
مومن کی ایسی عمرِ رواں کو سلام ہو

جس سے عیاں ہو الفتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ
اس فکر، ایسے لفظ و بیاں کو سلام ہو

رہتا ہے جس پہ وردِ درودِ رسولِ پاک ﷺ
محمود میرا اپنی زباں کو سلام ہو

بے شک ولی کا آپ کو پیارا سلام ہو
عاصی کا بھی حضور ﷺ گوارا سلام ہو

کرتا ہوں مَیں خدا سے یہی ایک التجا
محشر کے روز میرا سہارا سلام ہو

قرآں کا حکم پڑھ کے جو پڑھتے ہو تم درود
آخر میں کیا نہیں ہے اشارہ، سلام ہو

لے جائیں تم کو ہاتھ پکڑ کر بہشت میں
یارو! اگر قبول تمھارا سلام ہو

کیونکر نہ رشک سے ہمیں دیکھیں 'مَلک' جونہی
مقبولِ بارگاہ ہمارا سلام ہو

کیا بات اُس کے اوجِ مقدّر کی، دوستو!
طَیبہ میں جس کا پیش دوبارہ سلام ہو

محبوبِ ربِّ ہر دو جہاں ﷺ کو بروزِ حشر
محمود دیکھتے ہی پُکارا ''سلام ہو!''

السّلام اے منبعِ حقّ و صداقت ﷺ السّلام
فخرِ انساں، اعتبارِ آدمیّت ﷺ السّلام

کاشفِ اَسرارِ توحید و رسالت ﷺ السّلام
نورِ حق، اے مظہرِ اَنوارِ قدرت ﷺ السّلام

آپ کے بعد اب نبی کوئی نہ آئے گا کبھی
السّلام اے خاتمِ کارِ رسالت ﷺ السّلام

آپ ﷺ سے اِن سب مقاماتِ علُو کی عظمتیں
لامکاں کی، عرش کی، کعبے کی زینت السّلام

آپ کے دم سے پھلی پھولی ہے کھیتی خُلق کی
مزرعِ بے آب پر بارانِ رحمت! السّلام

یہ شبِ اِسرا کی ہے آقا ﷺ خصوصیّت بڑی
آپ ﷺ نے فرمائی نبیوںؑ کی امامت، السّلام

خواجۂ لولاک، وجہِ عالمِ ایجاد آپ ﷺ
آپ ﷺ کی خِلقت سے ہے ہر شے کی خِلقت۔ السّلام!

کیوں نہ ہو عافیت و غم میں سلامِ احقر
خدمتِ سرورِ عالم ﷺ میں سلامِ احقر

غیر ممکن تو نہیں ہے کہ جگہ پا جائے
اہلِ اِخلاص کے دم دم میں سلامِ احقر

مدحِ آقا ﷺ کی کیاری میں نظر آتا ہے
گُل ہے وہ گُلشنِ عالم میں سلامِ احقر

بات ہے سرورِ عالم ﷺ کے نظر پڑنے کی
ہو گا مقبول کوئی دم میں سلامِ احقر

سر جھکائے جو کھڑا ہوں تو نبی ﷺ جانتے ہیں
جو ہے گردن کے ہر اک خم میں سلامِ احقر

ہیبتِ در کے تصوّر سے یہ لرزیدہ ہے
جو ہے اِس دیدۂ پُرنم میں سلامِ احقر

ہو گی محمود مدینے میں رسائی اِس کی
آج ہے اِس طرح دم خم میں سلامِ احقر

سلامِ احقر نبیٔ برحق ﷺ پہ، حق نشاں پر
سلامِ احقر ہو خالقِ کُل کے رازداں پر

کہ جو خدائے اَحَد کے واحد مزاج داں ہیں
سلامِ احقر انھی حقیقت کے ترجماں پر

کہ جن کو اُس نے بنا کے بھیجا جہاں میں رحمت
سلامِ احقر، حبیبِ خلّاقِ ہر جہاں ﷺ پر

کہ جس سے دنیا تمتّع کرتی رہے گی حاصل
سلامِ احقر حضور ﷺ کے فیضِ جاوداں پر

کہ جس جگہ حاضری کی خواہش ہے سب کے دل میں
سلامِ احقر نبیٔ اکرم ﷺ کے آستاں پر

کہ میرے آقا ﷺ ہیں جس جگہ پر قیام فرما
سلامِ احقر سوائے شہرِ نبی ﷺ کہاں پر

کہ جان لینا یا جان دینا ہے کھیل اُس کا
سلامِ احقر نبی ﷺ کی حُرمت کے پاسباں پر

مِری حیات کو مل جائے گا بقا کا سلام
قبول ہو جو کبھی قلبِ مبتلا کا سلام

کرم خدا کا بنے سائباں تو ہوتا ہے
رسا بخدمتِ سرکارِ دیں ﷺ گدا کا سلام

سلامِ ما و شُما کی اُنھیں ضرورت کیا
جنھیں پہنچتا ہے ہر وقت کبریا کا سلام

عموماً اُن ؐ کو بلا واسطہ پہنچتا تھا
کبھی کبھی مَلَک لاتا رہا خدا کا سلام

جو طالحین بقولِ نبی ﷺ، نبی ﷺ کے ہیں
تو اُن کو کیوں نہ ہو اربابِ اتقا کا سلام

وفا ہے یہ کہ ہم اَحکام پر چلیں اُن کے
پسندِ خاطرِ سرکار ﷺ ہے وفا کا سلام

پہنچ کے پیش ہُوا، پا گیا قبولیت
درِ حضور ﷺ پہ محمودِ بے نوا کا سلام

بروزِ عہد جو تھا اُن ﷺ کو انبیاء کا سلام
وہی تھا اصل میں اللہ کی رِضا کا سلام

یہ روزمرّہ کی باتیں ہیں، انکشاف نہیں
نبیؐ پاک ﷺ کو ملتا ہے کبریا کا سلام

جواب طیبہ میں دوں اور شکریہ بھی کہوں
کبھی ملے جو وہاں پر مجھے قضا کا سلام

سلامِ معصیت کاراں قبول ہے بے شک
قبول ہو کہ نہ ہو درپہ پارسا کا سلام

اُسی کے ساتھ مِرا بھی سلام جاتا تھا
قبول آپ ﷺ جو کرتے رہے صبا کا سلام

ہدیّہ پیش ہے پیشِ حضور ﷺ شعروں کا
ہر اک ردیف کا، ہر ایک قافیہ کا سلام

سرِ رشید کی عظمت کا کیا ٹھکانا ہے
ملا مدینے کے ذرّاتِ خُوشنُما کا سلام

یہ ہے جو میری حسرتِ دیدار کا سلام
سرکار ﷺ جانتے ہیں کہ ہے پیار کا سلام

آٹھوں پہر بارگہِ حضرتِ رسول ﷺ
ابرار کا درود ہے اخیار کا سلام

اُس رات پہنچا رب سے نبی ﷺ کو حطیم میں
''اسرا'' میں جو نہاں تھے اُن اسرار کا سلام

کہتا ہوں بعدِ مدحتِ سرکار ﷺ شکریہ
کرتا ہوں پہلے رُخصتِ اظہار کا سلام

تعداد میں ہیں بانوے (۹۲) نعتیں سلام کی
رکھتا ہے خوب نسبتیں اشعار کا سلام

ہوتا ہے پیشِ سیّد و سردارِ کائنات ﷺ
طیبہ پہنچتے ہی دلِ سرشار کا سلام

محمود ہے فروتنی سرکار ﷺ کو پسند
زیرِ نظر ہے عجز کے اقرار کا سلام

سلام اے رسول اللہ

آقا ﷺ کو میری حسرتِ اظہار کا سلام
افکار کا درود ہو، اشعار کا سلام

رب کا سلام صُبح و مسا ہے حضور ﷺ کو
ہر وقت رب کو احمدِ مُختار ﷺ کا سلام

کرتا ہوں پیش روز بدرگاہِ مصطفیٰ ﷺ
دل کی زبان کا، لبِ گفتار کا سلام

محبوب ﷺ جا رہے تھے جو وصلِ حبیب کو
اِس چال کو تھا تیزیٔ رفتار کا سلام

جو کہہ رہا ہوں، اس میں ہیں کج مج بیانیاں
لاؤں کہاں سے آپ ﷺ کے معیار کا سلام

جب تک نہ ہو حضُوریٔ آقا ﷺ کی کیفیت
فی الواقعہ ہے بے طرح بیکار کا سلام

آ جائے کاش سرورِ حق ﷺ کی نگاہ میں
محمود میرے دیدۂ بیدار کا سلام

آقا ﷺ کی بارگاہ میں اشعار کا سلام
جذبِ دل و نظر، لبِ اظہار کا سلام

عصیاں شعار کی بھی عقیدت قبول ہو
آقا ﷺ قبول ہے اگر اَبرار کا سلام

دن رات اپنے آقا و مولا ﷺ کو پیش ہے
خورشید و ماہ، ثابت و سیّار کا سلام

مصروف اِس میں سالک و مجذُوب سب ہوئے
بے خود کا بھی سلام ہے، ہُشیار کا سلام

تعمیلِ حکم بھی رہے مدحِ نبی ﷺ کے ساتھ
اَفکار کا سلام ہو، کردار کا سلام

یُوں ہے مِرا سلام پذیرا جناب میں
آیا مجھے جواب میں سرکار ﷺ کا سلام

محمودؔ سوچ! تیری تو قسمت سنّور گئی
مقبول ہو گیا اگر اِک بار کا سلام

آقا و مولا ﷺ کو سب مدحت سراؤں کا سلام
عاصیوں کا، عامیوں کا، پارساؤں کا سلام

سرور و سرکارِ ہر عالم ﷺ کے سب آثار کو
قُدرتِ کامل کے سارے آشناؤں کا سلام

جب برآمد گوہرِ صَلوٰات آنکھوں سے ہُوا
پایا رحمت اور سکینت کی گھٹاؤں کا سلام

لے کے آیا، دیکھ لو، اَلطاف زا کیفیّتیں
اُنؐ کی چوکھٹ پر غلاموں کی صداؤں کا سلام

جو نہ پڑھتے تھے درودِ پاک، پائیں گے سزا
جب ملے گا ہم کو محشر میں جزاؤں کا سلام

دیکھ، مقبولِ خدا و مصطفٰی ﷺ کیسا ہُوا
پیشِ "محرابِ تہجدؒ" جبّہہ ساؤں کا سلام

لے گئی محمود مغرب کی طرف جاتی ہَوا
خاکِ طیبہ کو محبت کا، وفاؤں کا سلام

در حقیقت مذنبوں، عصیاں شعاروں کا سلام
ہے نبی ﷺ کو درگزر کے خواستگاروں کا سلام

بے بضاعت بے عمل لوگوں پہ بھی نظرِ کرم !
ہو قبول آقا ﷺ اگر طاعت گزاروں کا سلام

دُوری، لاہور سے شہرِ پیمبر ﷺ کو چلا
بے بسوں، بے اختیاروں، سوگواروں کا سلام

بارگاہِ شافعِ عصیاں شعاراں ﷺ تک گیا
اپنے کردار و عمل پر شرمساروں کا سلام

از رہِ اُمّت نوازی، از رہِ لطف و کرم
لیجیے سرکارِ والا ﷺ بے قراروں کا سلام

ابرِ رحمت آئے گا طیبہ سے، کر دے گا نہال
پائے گا مقبولیت جب اشکباروں کا سلام

اُس کی شادابی سے ہیں محمود سب شادابیاں
گنبدِ اخضر کو دُنیا کی بہاروں کا سلام

کیجیے مقبول محمودؔ سخن ور کا سلام
باہر آیا ہے مرے سرکار ﷺ اندر کا سلام

ہر طرف سے مَیں حصارِ عافیت میں آ گیا
جب بھی لکھا ہے حبیبِ ربِّ اکبر ﷺ کا سلام

آقا و مولا ﷺ کو ساری کائناتوں کا درود
اور ہو شہرِ نبی ﷺ کو ہفت کشور کا سلام

یادِ طیبہ کی اگر دل پر پر افشانی ہوئی
پُھوٹ نکلا آنکھ کے ہر ایک گوہر کا سلام

روز و شب پاتے ہیں زائر مصطفیٰ ﷺ کے شہر میں
ماہِ انور کا درود اور شاہِ خاور کا سلام

پیاس مجھ کو کیوں لگے گی حشر کے ہنگام میں
لب پہ جب ہو گا قسیمِ آبِ کوثر ﷺ کا سلام

میرے آقا ﷺ اس پہ اک نظرِ کرم فرمائیے
لیجیے محمودِ احقر، پدرِ اختر کا سلام

پیشِ حضور ﷺ ہے مرے احوال کا سلام
تفصیلِ عرضداشت کے اجمال کا سلام

میرے حضور ﷺ کو سرِ گنبد قبول ہو
سارے جہاں کی شوکت و اجلال کا سلام

پیغام عید لا رہا ہے سب کے واسطے
آقا حضور ﷺ کو مہِ شوّال کا سلام

بیکس پناہ میرے نبی ﷺ کی ہے بارگاہ
جس میں ہے پیش میرے مہ و سال کا سلام

محبوبِ کبریا ﷺ سرِ میزاں کھڑے ہوئے
سُن لیں گے میرے نامۂ اعمال کا سلام

اس باب میں ہے فکر و عمل کی یگانگت
جو قال کا سلام ہے' وہ حال کا سلام

محمود کو ہیں یاد سب ناکردہ کاریاں
آقا حضور ﷺ لیجے بداعمال کا سلام

سرکار ﷺ لیجے بندۂ بے دام کا سلام
جو ہے صباح دم کا' سرِ شام کا سلام

طیبہ کو کیا مرورِ زمانہ سے ہو خطر
ملتا ہے اس کو گردشِ ایّام کا سلام

کرتا ہوں پیش شعر کی ڈالی کی شکل میں
تسلیم سب کو ہے کہ یہ ہے کام کا سلام

تم دیکھنا کہ خدمتِ آقا ﷺ میں پیش ہے
ہنگامِ روزِ حشر سب اقوام کا سلام

دل سے سلام' دل سے درودِ رسول ﷺ ہو
کیا فائدہ جو پیش کرو نام کا سلام

زیرِ نظر کتاب میں ہیئت غزل کی ہے
لیکن ہے اس میں بانوے ٩٢ اقسام کا سلام

محمود دست بستہ کھڑا ہے بمع عیال
آقا حضور ﷺ لیجئے خدّام کا سلام

سلام اللہ کے محبوب ﷺ کے کارِ رسالت پر
سلام اللہ کے محبوب ﷺ کی ختمِ نبوّت پر
بہ حُسنِ رحمتؐ للعالمینی جو ہوئی قائم
سلام اللہ کے محبوبِ اکرم ﷺ کی حکومت پر
بوقتِ رویتِ باری نہ ان کی آنکھ تک جھپکی
سلام اللہ کے محبوب ﷺ کے حُسنِ بصارت پر
جہاں میں روشنی ہر چار جانب جس سے پھیلی ہے
سلام اللہ کے محبوب ﷺ کے نُورِ شریعت پر
ہُوئیں سیراب جس سے کائناتیں ساری خالق کی
سلام اللہ کے محبوب ﷺ کی بارانِ رحمت پر
بَراءت جس سے ہو گی معصیت کاروں کی محشر میں
سلام اللہ کے محبوب ﷺ کی برحق شفاعت پر
کی کا جس میں حکم اللہ نے محمود فرمایا
سلام اللہ کے محبوب ﷺ کے شوقِ عبادت پر

محمود ہے جو خواہش چادر، سلام کر
جا کر بروئے گنبدِ اخضر سلام کر
آقا ﷺ کی رحمتوں کی تجھے ہے طلب اگر
ہر پل درود بھیج تو اُن پر، سلام کر
خواہش جو ہے کہ روزِ قیامت ہو رُستگار
دل کے عُمق سے تو انھیںؐ اکثر سلام کر
ہونٹوں سے پڑھ درود تو اُن کی جناب میں
دل سے بروئے شافعِ محشر ﷺ سلام کر
جاری کیا یہ حکم خدائے کریم نے
طیبہ کو تو بھی چرخِ مُدوّر سلام کر
قدمین اور مواجہہ پہ ہو درود خواں
بابُ السّلام پر تو مکرّر سلام کر
گنبد کو دیکھتے ہی تو محمود پڑھ درود
مینار دیکھ کر سرِ منظر سلام کر

کرنے چلا ہوں آپ ﷺ کے دربار پر سلام
اور یہ ہے میرے قلب کے اصرار پر سلام

واضح ہو جن سے عظمتِ آقائے کائنات ﷺ
ایسے سبھی نتائجِ افکار پر سلام

اسلامیانِ دہر ہُوئے جس سے مُستنیر
شہرِ نبی ﷺ کے چشمۂ انوار پر سلام

مُنتج ہو جو مدیحِ نبیّؐ کریم ﷺ پر
اہلِ سُخن کی حسرتِ اظہار پر سلام

سایہ فگن نہ کیسے رہے فضلِ کبریا
جس وقت مَیں کروں درِ سرکار ﷺ پر سلام

گھر بار میرا جس کے کرم سے ہے مستفید
محبوبِ کردگار ﷺ کے گھر بار پر سلام

محمود جا رہا ہوں نبی ﷺ کے دیار کو
اُس سرزمینِ معرفت آثار پر سلام!

قسمت سے ہیں لگے ہوئے جو ہم سلام پر
پایا ہے ہم نے ذوق منظم سلام پر

آئی ہے جو درود کے بارے میں دوستو!
آیہ نہیں ذرا بھی وہ مُبہم سلام پر

ہر کائنات کے لیے رحمت ہیں جب نبی ﷺ
دیکھو لگے ہوئے سبھی عالم سلام پر

آ کر رہیں گے اُمّتِ محبوبِ پاک ﷺ میں
ایسے تُلے ہیں عیسیٰؑ مریمؑ سلام پر

طیبہ سے ابرِ رحمتِ سرکار ﷺ چل پڑے
تیّار ہو جو دیدۂ پُرنم سلام پر

جب "سلِّمُوا" کا حُکم خدا نے مجھے دیا
مائل میں کس طرح سے ہوں کم کم سلام پر

محمود سامنے تو ہیں بہتیری نیکیاں
کرتا نہیں کسی کو مُقدّم سلام پر

یاور درود ہے مرا، یاور سلام بھی
کیسے نہ ہو درود بھی لب پر، سلام بھی

آنکھیں لُٹا رہی ہیں اگر گوہرِ صلوٰۃ
سرکار ﷺ! کہ رہا ہے جُھکا سر سلام بھی

ظاہر ارادتیں ہیں جہاں نعتِ پاک سے
میری عقیدتوں کا ہے مظہر سلام بھی

ادنیٰ سا ایک معجزہ یہ تھا حضور ﷺ کا
مُٹھی میں پڑھ رہے تھے جو کنکر سلام بھی

ہو حاضری تری جو دیارِ حبیب ﷺ میں
عجز و فروتنی سے وہاں کر سلام بھی

آبادیاں جو مومنوں کی ہیں، وہاں پہ ہے
گھر گھر درودِ پاک بھی، گھر گھر سلام بھی

محمود دل ہی پڑھتا نہیں ہے فقط درود
کہتے ہیں لب حضور ﷺ کو اکثر سلام بھی

ان کو ہو میرے دل کا، زباں کا سلام بھی
ملتا ہے جن کو ربِّ جہاں کا سلام بھی

دربارِ شاہِ ہر دوسرا ﷺ تک رسا ہُوا
قرطاس کا، قلم کا، بیاں کا سلام بھی

دل ان کی یاد میں ہو مگن، چشم زرفشاں
یوں ہو محبّتوں کے بیاں کا سلام بھی

پہنچے درودِ لازمان و لامکاں کے ساتھ
شاہِ زماں ﷺ کو دورِ زماں کا سلام بھی

اُن ؐ کے بغیر کوئی عبادت نہیں قبول
ان ؐ کو نماز کا بھی، اذاں کا سلام بھی

مختص رہا، قسم بخدا، آپ ﷺ کے لیے
دل کا درودِ پاک، زباں کا سلام بھی

شرفِ قبول پائے گا لوگو نبی ﷺ کے ہاں
محمود جیسے ہیچ مداں کا سلام بھی

قرآنِ پاک کی ہُوئی تاکید بھی سلام
خلّاقِ کائنات کی تقلید بھی سلام

نُورِ حضُورِ سرورِ عالم ﷺ کو دیکھ کر
کہتے ہیں ماہتاب اور خورشید بھی سلام

اس کی قبولیت میں ہے شُبہہ بھی ناروا
وہ اِس طرح کہ رب کی ہے تائید بھی سلام

ہے عرضداشت آخری اپنی سلام ہی
اور ہے گزارشات کی تمہید بھی سلام

شقُّ القمر کا واقعہ بھی ہے درود خواں
وہ کر رہی ہے رجعتِ خورشید بھی سلام

آقا ﷺ کے در پہ کیوں نہ رہیں ہم سلام گو
آخر کو بخششوں کی ہے اُمّید بھی سلام

محمود یہ ہے وُسعتِ الفت کی بھی دلیل
ویسے عقیدتوں کی ہے تجدید بھی سلام

در پہ آقا ﷺ کے، کھڑی ہے آگہی بہرِ سلام
دیکھ اِس چوکھٹ پہ ہر پل روشنی بہرِ سلام

یہ تفاوُت ہے سکُوت و گُفتگو کے باب میں
لب تو ہیں بہرِ درود اور خامشی بہرِ سلام

پائیں آقا ﷺ کی نگاہوں میں پذیرائی کی لو
اِس تمنّا میں ہیں آنکھیں شبنمی بہرِ سلام

اشرفُ المخلوق ہونے کا یہی ہے فائدہ
چاہے جب آئے مدینے آدمی بہرِ سلام

آنکھ میں اشکِ ندامت، لب پہ نُصرت کی طلب
دست بستہ ہیں کھڑے سب اُمّتی بہرِ سلام

اک رفیقِ محترم کے ساتھ، گُنبد کی طرف
میں نے دیکھی چاند کی وارفتگی بہرِ سلام

دیکھ لیں سرکارِ والا ﷺ آپ کے قدمین میں
سب سے پیچھے ہے کھڑا محمود بھی بہرِ سلام

حق شناس و حق نما و حق بیاں میرا سلام
ہو قبولِ سیّدِ ہر دو جہاں ﷺ میرا سلام

سائرِ افلاک و عرش و لامکاں ﷺ کے سامنے
داستانِ عجز کرتا ہے بیاں میرا سلام

بارگاہِ مصطفیٰ صَلِّ عَلیٰ میں ہے رسا
بے نیازِ شُبہہ وہم و گُماں میرا سلام

آخری سانسوں میں بھی مشکل نہ آئے گی مجھے
بھیجتی رہتی ہے جب عمرِ رواں میرا سلام

دست بستہ بھی ہوں لیکن رُوح بستہ بھی تو ہوں
میرے ہر انداز سے ہو گا عیاں میرا سلام

دل ہی دل میں جب پہنچتا ہے درِ سرکار ﷺ پر
کس لیے رکھّے تمنائے بیاں میرا سلام

مائل الطاف ہو محمود پر حُسنِ ازل
عشق کے جذبوں میں لائے گرمیاں میرا سلام

میرے سرکارِ عالی ﷺ کو میرا سلام
آپ ﷺ کی بے مثالی کو میرا سلام

جس کی بُنیاد تھی عشقِ خیرُ الوریٰ ﷺ
ذوق و شوقِ بلالیؓ کو میرا سلام

گردِ روضہ ہیں تنویر افروزیاں
اِس فضا دیکھی بھالی کو میرا سلام

جس نے اسرا کی شب پاس بُلوا لیا
اُلفتِ ذوالجلالی کو میرا سلام

دوست آقا ﷺ کے تذکار میں مست ہیں
ایسی شیریں مقالی کو میرا سلام

طَیبہ جاتا ہوں لرزیدہ قدموں سے میں
اپنی اِس انفعالی کو میرا سلام

اُن ﷺ کے گنبد پہ محمود میرا درود
اُن ﷺ کے روضے کی جالی کو میرا سلام

فخرِ کُل کو، وجہِ موجودات ﷺ کو میرا سلام
میرے آقا مُصطفیٰ ﷺ کی ذات کو میرا سلام

جو خُدائے پاک کے اَحکام کی تشریح ہیں
سیّد و سرور ﷺ کے اِرشادات کو میرا سلام

دستِ کردار و عمل سے، اور لبِ اِخلاص سے
آقا و مولا ﷺ کی تعلیمات کو میرا سلام

جن میں ملتی ہے مدیحِ پاکِ محبوبِ خدا ﷺ
مُصحفِ خالق کے سب صفحات کو میرا سلام

عظمتیں ساری مرے رب نے عطا کردیں انھیں
یوں پیمبر ﷺ کو ملے درجات کو میرا سلام

رُستگاری کا سبب ان کا تتبُّع ہی تو ہے
سرورِ کونین ﷺ کی عادات کو میرا سلام

چہرۂ ممدوحِ خالق جن سے روشن ہو گیا
خاکِ طیبہ کے حسیں ذرّات کو میرا سلام

غیرِ آقا ﷺ کی نفی کی بات کو میرا سلام
سرورِ کونین ﷺ کے اثبات کو میرا سلام

رب جو ظاہر ہو گیا اُن پر، تو پوشیدہ ہے کیا
کیوں نہ پہنچے اُن کی معلومات کو میرا سلام

جس میں ذکرِ مُصطفیٰ صَلِّ عَلیٰ ہوتا رہے
ایسے دن کو اور ایسی رات کو میرا سلام

جس سے حاصل ہو گئی ہم کو نبی ﷺ کی ذاتِ پاک
جُود و بذلِ رب کی اُس بہتات کو میرا سلام

ہیں احادیثِ نبی ﷺ میں اس کی تفصیلات بھی
اِس طرح قرآں کی تشریحات کو میرا سلام

جن سے آقا ﷺ کی غلامی ہو گئی ہے مُستند
نام لیواؤں کے اُن جذبات کو میرا سلام

باعث اس کا ہے رشیدؔ آقا ﷺ کی خُوشنُودی فقط
آلِ محبوبِ خداؐ سادات کو میرا سلام

جیبِ صباحِ آرزو کے چاک کو سلام
شہرِ نبی ﷺ سے آئی ہوئی ڈاک کو سلام

ذکرِ رسولِ پاک ﷺ کا جس پر اثر ہُوا
اُس خوش نصیب دیدۂ نمناک کو سلام

کرتی ہے ہر بلندیٔ عالم بصدقِ دل
راہِ حجاز کے خس و خاشاک کو سلام

جس سے رسائی میری ہوئی ہے درود تک
تخیّل و فکر و فہم کو، ادراک کو سلام

گر ہے یہی سبب مری طیبہ رسائی کا
میری طرف سے گردشِ افلاک کو سلام

ماتھا جو میرا اس کے سبب تابناک ہے
شہرِ رسولِ محتشم ﷺ کی خاک کو سلام

محمود ہے روا انھیں اللہ کا درود
کرتے ہیں قدسی خواجۂ لولاک ﷺ کو سلام

دنیا کے سب سے اُونچے مقامات کو سلام
شہرِ نبی ﷺ کو، اس کے مضافات کو سلام

ہر سال جس نے مجھ کو مدینے رسائی دی
لطف و عطائے حق کی نہایات کو سلام

جن سے ہیں تابناکیاں چہروں کی نُور زا
ارضِ حجازِ پاک کے ذرّات کو سلام

مُنتج ہوئے جو بذل و عنایات و جُود پر
طیبہ سے ملنے والے اشارات کو سلام

جس میں ہماری بخششوں کی بات ہو گئی
ربِّ جہاں سے اُن ﷺ کی ملاقات کو سلام

جو ہیں حصارِ رحمتِ رب میں شبانہ روز
شہرِ رسولِ پاک ﷺ کے دن رات کو سلام

محمود کیوں نہ تا بہ دمِ واپسیں کروں
آقائے دو جہاں ﷺ کی عنایات کو سلام

کرے نہ کیسے ہر اک مدح خواں نبی ﷺ کو سلام
وہ کر رہی ہے صفِ قُدسیاں نبی ﷺ کو سلام

ہمارا دل بھی نبی ﷺ پر درود پڑھتا ہے
جو کہ رہی ہے ہماری زباں نبی ﷺ کو سلام

مَلک تمام سرِ حشر مجھ کو دیکھیں گے
لبوں سے نکلے گا جب ناگہاں نبی ﷺ کو سلام

مدینے جا کے ہو پیشِ مُواجہہ حاضر!
جہاں پہ کرتا ہے سارا جہاں نبی ﷺ کو سلام

بغیر اس کے، نمازیں کہاں مکمّل ہوں
نہ کیسے قعدہ کے ہو درمیاں نبی ﷺ کو سلام

قبول کیوں نہ کرے جنّتُ البقیع مجھے
جو کر رہی ہے یہ عمرِ رواں نبی ﷺ کو سلام

حضورِ پاک ﷺ تو محمود رد نہیں کرتے
یہاں کرو کہ کرو تم وہاں نبی ﷺ کو سلام

مقبول بالیقیں جو ہُوا ہے سلامِ عجز
جذبات کا امیں جو ہُوا ہے سلامِ عجز

رقصندہ ہو گئی ہیں حضوری کی خواہشیں
اک وجد آفریں جو ہُوا ہے سلامِ عجز

منظور کیوں نہ ہوتا درودِ خطا شعار
صَلوات کا مُعیں جو ہُوا ہے سلامِ عجز

مقبولیت کی اُس کو سَنَد مصطفیٰ ﷺ نے دی
لب سے ادا کہیں جو ہُوا ہے سلامِ عجز

میرے لبوں پہ کر کے سفر طیبہ آ گیا
اک رہروِ حسیں جو ہُوا ہے سلامِ عجز

سُنتے ہیں سب اُسے، جو ہُوا زینتِ زباں
اور قلب میں مکیں جو ہُوا ہے سلامِ عجز؟

محمود کو جواب ملا صورتِ کرم
قدمین کے قریں جو ہُوا ہے سلامِ عجز

مدینے میں ہر سال کہتا ہے جا کر
کوئی ہیچ کارہ سلامِ محبت

مرا فن درودِ رسولِ خدا ﷺ ہے
مرا استعارہ سلامِ محبت

جو ہم نام لیوا ہیں محبوبِ حق ﷺ کے
تو اپنا اجارہ سلامِ محبت

کرم ہو تو مقبول فرمائیں آقا ﷺ
ہمارا تمھارا سلامِ محبت

ہُوا پیش آقا ﷺ کی خدمت میں جب سے
ہُوا جاں سے پیارا سلامِ محبت

جو گرنے لگے حشر میں حکم سن کر
تو دے گا سہارا سلامِ محبت

جو محمود فرمائیں سرکارِ والا ﷺ
کہوں میں دوبارہ سلامِ محبت

استجابِ جنابِ نبی ﷺ کا نشاں
وجہِ شانِ سلامِ محبت ہُوا

ہو گیا جو رسا در پہ سرکار ﷺ کے
آسمانِ سلامِ محبت ہُوا

جو وظیفہ درودِ پیمبر ﷺ کا ہے
رازدانِ سلامِ محبت ہوا

بھا گیا بے نشاں ذاتِ خلّاق کو
جو نشانِ سلامِ محبت ہوا

شاعرِ خوش بیاں جو بھی ہے نعت گو
مدح خوانِ سلامِ محبت ہوا

یہ روانہ مدینے کو قرطاس پر
کاروانِ سلامِ محبت ہوا

لب سے محمود کے دوستو دیکھو لو
کیا بیانِ سلامِ محبت ہُوا

دیکھ کر آقا ﷺ پہ وحدت کے ترانوں میں سلام
گونجتا پایا ہے ہم نے سب جہانوں میں سلام

خدمتِ آقا ﷺ میں ہو کر پیش شُہرت یاب ہے
سب زمانوں، لازمانوں، لامکانوں میں سلام

سیّدِ ہر اِنس و جاں ﷺ کے واسطے پایا گیا
بے نشاں خلّاق کے سارے نشانوں میں سلام

تیسرا کوئی نہ تھا معراج میں، جو دیکھتا
کس طرح کا تھا خدا کا، دو کمانوں میں سلام

جب بھی پہنچے ہیں دیارِ طیبۂ اقدس میں ہم
جاگزیں دیکھا ہے لوگوں کی زبانوں میں سلام

جو ہے مخلوقِ خدائے عزّوجل، پڑھتی ہے وہ
سب زمینوں اور سارے آسمانوں میں سلام

حدّتِ محشر کہاں محمود ۔ ہوتا ہے جہاں
سائبانوں میں درود اور سائبانوں میں سلام

پیش ہُوں تو میرے دامانِ وفا میں ہو سلام
بارگاہِ مُصطفیٰ صَلِّ عَلیٰ میں ہو سلام

لیں سلام آقا ﷺ دُعا کو کبریا کر لے قبول
اس طرح سے صورتِ دستِ دعا میں ہو سلام

خدمتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ میں جو ہو التجا
ابتدا میں اور اُس کی انتہا میں ہو سلام

آؤ دریُوزہ گری کے واسطے طیبہ چلیں
یاد رکھنا، ہر صدائے ہر گدا میں ہو سلام

خانۂ کعبہ کو جاؤ تو کرو رب کی ثنا
اور دربارِ حبیبِ کبریا ﷺ میں ہو سلام

ٹھیک ہے، آواز طیبہ تک پہنچ سکتی نہیں
اور، اگر میری نوائے نارسا میں ہو سلام؟

حاجتیں محمود ہو جائیں گی پُوری، یہ تو ہو
پیش تیرا مرکزِ بذل و سخا میں ہو سلام

سلام آپ پر یا رسولِ معظّم ﷺ

سلام آپ پر، ربِّ اکرم کے محرم ﷺ

سلام آپ پر، وجہِ تخلیقِ عالم ﷺ

سلام آپ پر، باعثِ عزِّ آدم ﷺ

سلام آپ ﷺ پر، آپ کی عظمتوں کا
اڑایا خُدا نے سرِ عرش پرچم

سلام آپ ﷺ پر، خلوتِ لامکاں میں
خدا نے رکیا آپ کا خیر مَقدم

سلام آپ ﷺ پر، آپ کے در پہ آنکھیں
نچھاور کریں گی عقیدت کی شبنم

سلام آپ ﷺ پر، حشر تک آپ کی ہیں
تولّائیوں پر عنایت پیہم

سلام آپ ﷺ پر، آپ فرمایئے گا
زِ راہِ کرم اپنی امّت منظّم

باعثِ وقرِ آدم ﷺ سلام آپ پر

میرے سرکار ﷺ ہر دم سلام آپ پر

زندگی تک ہے مرہُونِ لُطف آپ کی
بھیجئے کس طرح کم سلام آپ پر

سُرخرُو حشر کے روز ہوتا اگر
بھیجتی چشمِ پُرنم سلام آپ پر

خالقِ ہر دو عالم کا ہر دم رہا
مالکِ ہر دو عالم ﷺ ! سلام آپ پر

ہو درود آپ پر یا حبیبِ خدا ﷺ
ہو نبیٔ مکرّم ﷺ ! سلام آپ پر

ہم کو اپنی خبر بھی نہیں ہے کوئی
آپ ﷺ ہیں رب کے محرم، سلام آپ پر

آتا رہتا ہے محمود صبح و مسا
ربِّ اکرم کا پیہم سلام آپ ﷺ پر

ہے آیۂ درود ہی آیت سلام کی
اس سے سمجھ میں آ گئی حکمت سلام کی

یا رب! تُو میرے دل میں وہی صیغہ ڈال دے
آقا ﷺ کو جو پسند ہو صُورت سلام کی

محسوس کر رہا ہوں عنایات کا سبب
آقا ﷺ کرم نُما ہیں بدولت سلام کی

ہو گی سلامتی کی طلب جب شدید تر
اُس دن کُھلے گی سب پہ حقیقت سلام کی

مَیں پہنچوں سر خمیدہ دیارِ رسول ﷺ تک
آقا حضور ﷺ دیں جو اجازت سلام کی

ہوتا ہے میرا دل جُونہی آمادۂ صلوٰۃ
اُس وقت باندھتا ہوں میں نیّت سلام کی

محمود یہ اثر ہے نگاہِ حضور ﷺ کا
حاصل جو ہو رہی ہے سعادت سلام کی

خواہش میں تھے مِرے جدِ امجد سلام کی
یوں میری روح بھی ہے مُؤیّد سلام کی

آتا رہا درود تو جب بھی حضور ﷺ پر
رب کی طرف سے اب بھی ہے آمد سلام کی

جھک جاؤ سرزمینِ مدینہ کو دیکھ کر
طرزیں سکھائے چرخِ زَبَرجَد سلام کی

اتنا ہے لازمی، ہو گُلِ سَرسَبد درود
ڈالی نبی ﷺ کریں نہ کبھی رد سلام کی

گر ہو سکے تو اس کا ہمہ وقت شُغل ہو
رکّھی نہیں خدا نے کوئی حد سلام کی

کرواؤ تم بھی اس میں ڈپازٹ بہت سا مال
جو خُلد کے حساب میں ہے مد سلام کی

محمود دست بستہ رہے سَروقد کھڑا
دے دیں اجازت اس کو جو احمد ﷺ سلام کی

کہتا اُٹھوں گا حشر میں ''حاضر سلام ہے''
دیکھیں گے لوگ، بر لبِ شاعر سلام ہے

ہے رحمتِ حضور ﷺ سے قائم سلامتی
اس طرح وجہِ نظم دوائر سلام ہے

عصیاں شعارو، معصیت کارو! نہ غم کرو
خوشخبری ہے درود، مُبَشّر سلام ہے

لوگو! بغور سورۂ اَحْزَاب کو پڑھو
جیسے درود، ویسے ہی صادر سلام ہے

حکمِ خدا کے زیرِ اثر میرے شعر میں
کافی درودِ پاک تو وافر سلام ہے

بینُ السّطور اس میں ہیں درخواستیں بڑی
آقا ﷺ کے در پہ یہ جو بظاہر سلام ہے

ذکرِ درود آج تک کرتا رہا ہُوں مَیں
محمود آج بر لبِ ذاکر سلام ہے

کہے نبی ﷺ کو اگر لَمْ یَزَلْ ''سلامٌ علیک''
نہ کیوں ہو دوستو میرا عمل ''سلامٌ علیک''

اسی کو سن کے پیمبر ﷺ کرم نُما ہوں گے
تمام عُقدوں کا ہے ایک حل ''سلامٌ علیک''

یہی تو رستہ ہے محشر میں رُستگاری کا
کہیں گی آپ ﷺ کو ساری مِلَل سلامٌ علیک

مزا تو آئے گا جب سارے کہہ رہے ہوں گے
نبیؐ پاک ﷺ کو محشر میں کل سلامٌ علیک

نبی ﷺ نے دامنِ رحمت میں لے لیا مجھ کو
گیا زباں سے جو میری نکل ''سلامٌ علیک''

حضور ﷺ آپ کے ابرو کے اک اشارے سے
سپید تھی مری فردِ عمل، سلامٌ علیک!

پہنچ گیا ہوں مَیں محمود اس نتیجے پر
کہ ہے عبادتوں کا ماحصل ''سلامٌ علیک''

منظوم سلامِ الفت یا منثور سلامِ الفت ہے
ہر ریب سے نامنظوری کے تو دُور سلامِ الفت ہے

آقا ﷺ سے محبّت کی باتیں ہیں نقشِ بیاں کے پردے پر
اور مُصحفِ دل پر بھی میرے مسطور سلامِ الفت ہے

زندہ ہیں اگر تو صَرفِ نظر اِس مقصد سے ممکن ہی نہیں
خُدّامِ درِ سرکار ﷺ کا جب منشور سلامِ الفت ہے

منظور ظہورِ احسن ہے اِس کا جو زبانِ خامہ کو
تو پیرہنِ احساس میں بھی مستور سلامِ الفت ہے

میدانِ قیامت میں جا کر اعمال کو میزاں پر پا کر
پاؤ گے کہ چشمِ رحمت کو منظور سلامِ الفت ہے

ممکن ہے ضرورت ہی نہ پڑے کچھ مجھ سے لحد میں پُرسش کی
پہلے سے فرشتوں میں میرا مشہور سلامِ الفت ہے

محمود پذیرائی کا شرف دے دیں گے رسولِ پاک ﷺ اسے
جذباتِ دلی سے جب تیرا معمور سلامِ الفت ہے

ہر صباح و مسا درود و سلام
دل کا ہے فیصلہ درود و سلام

لطف کی انتہا کرم اُن ﷺ کا
عشق کی ابتدا درود و سلام

ہر الم ہو فرار پر مائل
پیش کر تُو ذرا درود و سلام

فضلِ خالق سے میرے ہونٹوں پر
ہو گا، ہے اور تھا درود و سلام

سب فرشتوں نے میرا ساتھ دیا
حشر میں جب پڑھا درود و سلام

دفترِ معصیت جو پیش ہُوا
مَیں نے بھی کہہ دیا درود و سلام

رتبہ دیکھو رشید آقا ﷺ کا
خودِ خُدا نے پڑھا درود و سلام

کروں گا میں بصد اصرار دست بستہ سلام
حضورِ سیّدِ ابرار ﷺ دست بستہ سلام

کوئی بھی پل نہیں ہوتا کہ جب نہیں کرتا
مرے خیال کا رہوار دست بستہ سلام

صبا کے ہاتھ مَیں بھجوا رہا ہوں طیبہ کو
مدیحِ پاک سے سرشار دست بستہ سلام

جھکا کے سر کو بہ پیشِ نبی ﷺ درود پڑھوں
اُتار کر کروں دستار' دست بستہ سلام

کرم کے واسطے کہتا ہوں نعت' کرتا ہوں
برائے دولتِ دیدار دست بستہ سلام

پکڑ کے ہاتھ مجھے لے چلیں گے جنّت کو
قبول ہو گا جو اک بار دست بستہ سلام

حضورِ پاک ﷺ کو محمود روز کہتا ہے
ہر ایک واقفِ اسرار دست بستہ سلام

محبوبِ کبریا ﷺ تک میرا سلام پہنچے
رحمت کی انتہا تک میرا سلام پہنچے

مجھ کو جہاں سے ہوتی ہے دستیاب ہر شے
اُس مخزنِ سخا تک میرا سلام پہنچے

قسمت کی لوح پر ہو تحریر روشنی کی
انوارِ کبریا تک میرا سلام پہنچے

جس کا ہے ہر تعلّق خوشنودیٔ نبی ﷺ سے
اللہ کی رضا تک میرا سلام پہنچے

سرِ عرش و لامکاں کی مَیں بات کر رہا ہوں
آقا ﷺ کی خاکِ پا تک میرا سلام پہنچے

آواز میری جائے نرمی سے رقص کرتی
یوں شہرِ مصطفیٰ ﷺ تک میرا سلام پہنچے

محمود مجھ کو حاصل ہو حق کی رہنمائی
نبیوںؑ کے رہنما ﷺ تک میرا سلام پہنچے

جو پیش کرتا ہوں طیبہ میں سر جھکا کے سلام
قبول کرتے ہیں سرکار ﷺ مسکرا کے سلام

حبیبِ خالقِ ہر کائنات ﷺ لیتے ہیں
گناہ گاروں کے، اربابِ اتقا کے سلام

مَیں سربلند نظر آؤں سارے لوگوں میں
جھکاؤں سر جو میں قدمین میں ثنا کے سلام

اِسی سے اُن کا بھی رُتبہ بلند ہوتا رہا
جو لاتے رہتے تھے روحُ الامیںؑ خدا کے سلام

خدا کا بندہ کوئی پیش تو کرے جا کر
قبول ہوتے ہیں سارے مواجہہ کے سلام

مرے خلاف اگر فیصلہ دِیا بھی گیا
بروزِ حشر بدلواؤں گا ثنا کے سلام

کرم نبی ﷺ کے ہیں محمود پر تسلسل سے
اسی لیے تو زباں پر رہے سدا کے سلام

عجب ہے جمالِ سلامِ پیمبر ﷺ
نہیں ہے مثالِ سلامِ پیمبر ﷺ

خدا کی عنایت سے حاصل ہُوا ہے
یہ فکر و خیالِ سلامِ پیمبر ﷺ

مرے دل کی دنیا مُنوّر ہوئی ہے
وہ اُبھرا ہلالِ سلامِ پیمبر ﷺ

کہیں ہم نے دنیا میں دیکھی نہیں ہے
نظیر و مثالِ سلامِ پیمبر ﷺ

مرے سامنے آ گیا ہے مدینہ
جو آیا خیالِ سلامِ پیمبر ﷺ

نبی ﷺ کی یہ نظرِ کرم ہے، وگرنہ
مجھے کیا مجالِ سلامِ پیمبر ﷺ

صحابہؓ سے محمود منقول پائیں
حدودِ مقالِ سلامِ پیمبر ﷺ

خدا کا ہے جو برابر سلام حضرت ﷺ پر
وہی تو بس ہے مؤقّر سلام حضرت ﷺ پر

کہوں گا نعتِ حبیبِ خدا ﷺ سرِ میزاں
پڑھوں گا مَیں سرِ محشر سلام حضرت ﷺ پر

جو دیکھا غور سے تو بھیجتا ہُوا اُبھرا
صباح دم شہِ خاور سلام حضرت ﷺ پر

جو ہم ہیں ابنِ زُہیرؒ و بُصیریؒ کے پَیرو
ہمیں دلائے گا چادر سلام حضرت ﷺ پر

خدا کے حکم کا منشا ہے یہ کہ ہوتا ہو
درود کے پسِ منظر سلام حضرت ﷺ پر

بروزِ حشر اُسی نے سلامتی پائی
جو بھیجتا رہا اکثر سلام حضرت ﷺ پر

ملے گا سایہ تو محمود اُسی کو محشر میں
کرے گا عرض جو پڑھ کر سلام حضرت ﷺ پر

جو میری روح و جاں میں ہے مُضمر، سلام لیں
سرکار ﷺ مجھ کو طیبہ بُلا کر سلام لیں

ممکن نہیں، قضا ہوں مری یہ عبادتیں
آقا ﷺ درود کے پسِ منظر سلام لیں

آنکھوں کی بھی تری نہیں پوشیدہ آپ سے
دیکھیں حضور ﷺ میرا جھکا سر، سلام لیں

میرے قدم بھی سُوئے فلک ہوں سُبک خرام
قدمین میں جو مجھ سے وہ سرور ﷺ سلام لیں

ان کو ملی ہے دولتِ الفت حضور ﷺ کی
مجھ سے اُحُد کے جتنے ہیں پتّھر، سلام لیں

آقا ﷺ کے پیچھے مَیں ہوں کھڑا مُورچھل لیے
سب اُمّتوں سے جب سرِ محشر سلام لیں

سیراب اس کی جاں ہو سکینت کے جام سے
محمود سے وہ جب لبِ کوثر سلام لیں

شہرِ آقا ﷺ کی فضائے پاک کو لاکھوں سلام
ہوں دیارِ مصطفیٰ ﷺ کی خاک کو لاکھوں سلام

باعثِ تکوینِ ہر عالم ہے جن کی ذاتِ پاک
میرے آقا صاحبِ لولاک ﷺ کو لاکھوں سلام

جن کی نسبت سے ہیں عظمت یاب ساری رفعتیں
شہرِ طیبہ کے خس و خاشاک کو لاکھوں سلام

جو درود آقا ﷺ کو پہنچاتا ہے راہِ اشک سے
ایسے ہر اک دیدۂ نمناک کو لاکھوں سلام

رحمتِ سرکار ﷺ جس کو خود رفو کرنے لگے
اپنے ایسے دامنِ صد چاک کو لاکھوں سلام

آسماں جھک جھک کے ملتا ہے جسے صبح و مسا
شہرِ آقا ﷺ کی زمینِ پاک کو لاکھوں سلام

وسعتیں محمود فہم و فکر کو جن سے ملیں
تاجدارِ دانش و ادراک ﷺ کو لاکھوں سلام

صباح و شب ہوں کروروں سلام آقا ﷺ پر
بہ قلب و لب ہوں کروروں سلام آقا ﷺ پر

یہی دعا ہے شب و روز میری خالق سے
اے میرے رب! ہوں کروروں سلام آقا ﷺ پر

بہ احترامِ فراواں درود و نعت جو ہو
تو باادب ہوں کروروں سلام آقا ﷺ پر

صباح دم جو ہو تعداد اس کی لاکھوں میں
بوقتِ شب ہوں کروروں سلام آقا ﷺ پر

حصولِ نعمتِ رب پر درود لاکھوں ہیں
تو بے سبب ہوں کروروں سلام آقا ﷺ پر

فرشتہ ایک اک پہنچے گا پدموں سنکھوں تک
ہمارے جب ہوں کروروں سلام آقا ﷺ پر

وجوب کے لیے تعداد کم بھی ہو محمود
تو مستحب ہوں کروروں سلام آقا ﷺ پر

اِس طرح معتبر ہوں کروروں سلامِ شوق
آقا حضور ﷺ پہ ہوں کروروں سلامِ شوق

آنکھیں جھکی ہوئی ہوں سرِ روضۂ رسول ﷺ
آئینۂ نظر ہوں کروروں سلامِ شوق

ہنگامِ یادِ سرور و سردارِ کائنات ﷺ
ہمراہِ چشمِ تر ہوں کروروں سلامِ شوق

طیبہ چلوں تو ہونٹوں پہ ہوں اَن گِنت درود
اور دل میں مُستتر ہوں کروروں سلامِ شوق

یادِ رسولِ پاک ﷺ میں، مَیں با ادب رہُوں
اور مطمحِ نظر ہوں کروروں سلامِ شوق

مجھ کو ملے خدایا، شفاعت حضور ﷺ کی
محشر میں کارگر ہوں کروروں سلامِ شوق

محمود جاؤں شہرِ نبیؐ کریم ﷺ کو
تو ساتھ ہم سفر ہوں کروروں سلامِ شوق

جانتے ہیں سبھی، بھیجتا ہے خدا، اربوں کھربوں سلام آپ پر یا نبی ﷺ
میرا بھی ہے اِسی وِرد پر اکتفا، اربوں کھربوں سلام آپ پر یا نبی ﷺ

آپ کے دم سے سب کائناتیں بنیں، حشر واضح کرے گا مقام آپ کا
یوں ہوئی ابتدا، ہو گی یوں انتہا، اربوں کھربوں سلام آپ پر یا نبی ﷺ

تاجِ شاہنشہی کرّوفرِّ جہاں سے کہیں بڑھ کے عزّت کے لائق ہُوا
آپ کا اے حبیبِ خدا ﷺ بوریا، اربوں کھربوں سلام آپ پر یا نبی ﷺ

اور نُصرت میسّر کسی کو کہاں، آپ ہیں میرے آقا ﷺ فقط آپ ہیں
روزِ محشر گُنہگار کا آسرا، اربوں کھربوں سلام آپ پر یا نبی ﷺ

سَن نواسّی [89] سے راہی ہوں اِس راہ کا، میرے وجدان پر بھید یہ کھل گیا
رشکِ جنّت مدینے کا ہے راستا، اربوں کھربوں سلام آپ پر یا نبی ﷺ

حشر کے دن ہے یہ آپ ہی کا کرم، آپ کی ہے عنایت، عطا آپ کی
ہو گیا ہوں جو مَیں بے نیازِ سزا، اربوں کھربوں سلام آپ پر یا نبی ﷺ

کہہ رہا ہے جو محمود نعت آپ کی، آپ کے نام سے اس کو عزّت ملی
آپ کی شان تو ہے ثنا سے ورا، اربوں کھربوں سلام آپ پر یا نبی ﷺ

سلام علیٰ رسول اللہ ﷺ

اے حبیبِ خدا، افضلُ الانبیا ﷺ آپ پر ہوں درود و سلام اَن گِنت
ہر ثنا بعدِ رب آپ ﷺ کو ہے روا۔ آپ پر ہوں درود و سلام اَن گِنت

کوئی چاہے تو بے شک کرے جستجو، کون ہے دوجہاں میں سوا آپکے
مصدر و منبعِ جود و بذل و سخا۔ آپ ﷺ پر ہوں درود و سلام اَن گِنت

باعثِ وقر و فخر و مسرّت ہُوا، بن گیا ہے سبب یہ تبختُر کا بھی
ہو گیا تاجِ سر آپ ﷺ کا نقشِ پا۔ آپ پر ہوں درود و سلام اَن گِنت

آپ ذاکر بھی خالق کے، ممدوح بھی، اس کے عابد بھی ہیں، اسکے محبوب بھی
آپ ﷺ اس کے ہیں، وہ آپ کا آشنا۔ آپ پر ہوں درود و سلام اَن گِنت

سر میں گردِ مدینہ ہو، آنکھوں میں نم، میرے ہمراہ ہو عاجزی کا بھرم
اور نمازِ محبّت ہو مجھ سے ادا۔ آپ پر ہوں درود و سلام اَن گِنت

اپنے ہونٹوں پہ محشر کے دن بھی رہا وردِ صَلِّ علیٰ، وردِ صَلِّ علیٰ
ورنہ رضواں ہمیں کس لیے پوچھتا۔ آپ ﷺ پر ہوں درود و سلام اَن گِنت

بس یہی ایک حسرت ہے محمود کی، آپ ﷺ چاہیں تو یہ عرض منظور ہو
آپ کے شہر میں آئے مجھ کو قضا، آپ پر ہوں درود و سلام اَن گِنت

راجا رشید محمود کے مجموعہ ہائے نعت

اُردو

1-**وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ** شاعر کا پہلا اُردو مجموعۂ نعت جس میں ۲ حمدیں، ۳۷ نعتیں اور ۱۴ مناقب ہیں۔ 1977، 1981، 1993 (۱۳۶ صفحات)

2-**حدیثِ شوق** ۷۸ نعتیں ہیں۔ ۳۳ اربابِ علم و دانش کی آرا بھی شامل ہیں۔ ۱۹۸۲، ۱۹۸۴، ۱۹۸۶ (۱۷۶ صفحات)

3-**منشورِ نعت** پانچ سو اُردو اور ۱۶۰ پنجابی فردیات۔ اردو اور پنجابی میں نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ۔ ۱۹۸۸ (۱۷۶ صفحات)

4-**سیرتِ منظوم** نعت کی دُنیا میں قطعات کی صورت میں پہلی منظوم سیرت۔ ۱۰۱ قطعات۔ (خطاط: محمد یوسف نگینہ) ۱۹۹۲ (۱۲۸ صفحات)

5-**92** نعتیہ قطعات۔ حضورِ اکرم ﷺ کے اسمِ گرامی "محمد" (ﷺ) کے عدد کی نسبت سے۔ دیباچہ بعنوان "کائنات کے ۹۲ پائیدار عناصر" (خطاط: جمیل احمد قریشی تنویر رقم مرحوم) ۱۹۹۳ (۱۱۲ صفحات)

6-**شہرِ کرم** ۹۲ + ۱ نعتیں، ۱۴۳ فردیات، ۱۷۸ متفرق اشعار اور ۹۷ قطعات۔ دُنیائے شعر میں اپنے موضوع پر پہلا مجموعۂ نعت جس کے ہر شعر میں مدینۂ طیّبہ کا ذکر ہے۔ ۲۰ نادر تصاویر۔ ۱۹۹۶ (۱۹۲ صفحات)

7-**مدیحِ سرکار ﷺ** حضور ﷺ کی ظاہری حیاتِ طیّبہ کے حوالے سے ۶۳ نعتیں اور ۶۳ فردیات۔ ۱۹۹۷ (۱۲۴ صفحات)

8-**قطعاتِ نعت** ۲۷ نعتیہ موضوعات پر ۳۹۶ قطعات۔ ۱۹۹۸ (۱۱۰ صفحات)

9-**حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ** ایک حمد + ۶۳ نعتیں + ۶۳ فردیات۔ دُنیا کا پہلا مجموعۂ نعت جس کے ہر شعر میں درودِ پاک کا ذکر ہے۔ ۱۹۹۸ (۱۵۴ صفحات)

10-**مُخمّساتِ نعت** دُنیائے نعت میں مخمسات کی ہیئت میں پہلا مجموعۂ نعت۔ ۵۰

خمسے۔ بعض میں نئے تجربے بھی کیے گئے ہیں۔ ۱۹۹۹ (۱۱۲ صفحات)

11-تضامینِ نعت حکیم الامّت علامہ محمد اقبالؒ کے ۵۳ اشعارِ نعت پر تضمینیں۔ اس حوالے سے اوّلیت کا حامل مجموعہ۔ ۲۰۰۰ (۱۴۴ صفحات)

12-فردیاتِ نعت ۵۸۰ فردیات۔ اُردو فردیات کا پہلا مجموعہ۔ اس میں ''منشورِ نعت'' والے اشعار شامل نہیں۔ ۲۰۰۰ (۱۰۸ صفحات)

13-حرفِ نعت ۵۳ نعتیں (حضورِ اکرم ﷺ کے اسمِ گرامی ''احمد'' (ﷺ) کے عدد کی مناسبت سے۔ ۲۰۰۰ (۱۱۲ صفحات)

14-نعت ۵۳ نعتیں۔ ہر شعر میں ''نعت'' کا ذکر۔ اپنی نوعیت کا پہلا مجموعہ۔ ۲۰۰۱ (۱۱۲ صفحات)

15- سلامِ ارادت اس سے پہلے کسی شاعر کا غزل کی ہیئت میں نعتیہ سلاموں کا مجموعہ نہیں آیا۔ اوّلیت کے پرچم کے ساتھ۔ ۲۰۰۱ (۱۰۴ صفحات)

پنجابی

1-نعتاں دی اَتّی پنجابی کا پہلا مجموعۂ نعت جس میں حضور ﷺ کے لیے تو، تم یا اُس کا صیغہ استعمال نہیں کیا گیا۔ پنجابی کا پہلا مجموعۂ نعت جس پر (۱۹۸۸ میں) صدارتی ایوارڈ ملا۔ ۶۳ نعتیں۔ ۱۹۸۷ (۱۴۴ صفحات)

2-حق دی تائید نعت و منقبت۔ ۱۹۵۶ (۸ صفحات)

3-ساڈے آقا سائیں ﷺ ۳۶۸ نعتیہ فردیات۔ پنجابی میں نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ۔ اس میں ''منشورِ نعت'' کا کوئی شعر شامل نہیں ہے۔ ۲۰۰۱ (۹۶ صفحات)

مزید

مجموعۂ کلام ''منظومات'' (مطبوعہ ۱۹۹۵) میں ۱۹ نعتیں اور بچوں کے لیے نظموں کے مجموعے ''راج دُلارے'' (مطبوعہ ۱۹۸۵، ۱۹۸۷، ۱۹۹۱) میں ایک حمد اور تین نعتیں ہیں۔

☆☆☆☆☆

نعتیہ مجموعوں کے علاوہ

راجا رشید محمود کی دیگر مطبوعات

﴿1﴾ منظومات (نعتیں، مناقب، نظمیں) ۱۹۹۵۔ ۱۶۰ صفحات ﴿2﴾ راج دلارے (بچوں کے لیے نظمیں) ۱۹۸۵، ۱۹۸۷، ۱۹۹۱۔ ۹۶ صفحات ﴿3﴾ پاکستان میں نعت (تحقیق/تذکرہ) ۱۹۹۴۔ ۲۲۴ صفحات ﴿4﴾ غیر مسلموں کی نعت گوئی (تحقیق/تذکرہ) ۱۹۹۴۔ ۴۰۰ صفحات ﴿5﴾ خواتین کی نعت گوئی (تحقیق/تذکرہ) ۱۹۹۵۔ ۴۳۶ صفحات ﴿6﴾ نعت کیا ہے؟۔ ۱۹۹۵۔ ۱۱۲ صفحات ﴿7﴾ اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد اول۔ ۱۹۹۶۔ ۴۰۸ صفحات ﴿8﴾ اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا جلد دوم۔ ۱۹۹۷۔ ۴۰۰ صفحات ﴿9﴾ مدیحِ رسول ﷺ (انتخابِ نعت۔ بچوں کیلئے) ۱۹۷۳۔ ۱۹۸ صفحات ﴿10﴾ نعتِ خاتم المرسلین ﷺ (انتخاب) ۱۹۸۲، ۱۹۸۸، ۱۹۹۳۔ ۱۶۴ صفحات ﴿11﴾ نعتِ حافظ (حافظؔ پیلی بھیتی کی نعتوں کا انتخاب) ۱۹۸۷۔ ۲۷۶ صفحات ﴿12﴾ قلزمِ رحمت (امیرؔ مینائی کی نعتوں کا انتخاب) ۱۹۸۷۔ ۹۶ صفحات ﴿13﴾ نعت کائنات (اصنافِ سخن کے اعتبار سے ضخیم انتخاب۔ مبسوط مقدمے کے ساتھ) ۱۰۲۷ نعتیہ منظومات۔ ۱۹۹۳۔ بڑے سائز کے ۸۱۶ صفحات ﴿14﴾ نزولِ وحی (تحقیق) ۱۹۹۸۔ ۱۳۲ صفحات ﴿15﴾ شعبِ ابی طالب (موضوع پر پہلا تحقیقی تجزیہ) ۱۹۹۹۔ ۲۱۶ صفحات ﴿16﴾ تسخیرِ عالمین اور رحمت للعالمین ﷺ ۱۹۹۳۔ ۲۵۶ صفحات ﴿17﴾ حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ۔ ۱۹۹۵۔ ۲۵۶ صفحات ﴿18﴾ میرے سرکار ﷺ۔ ۱۹۸۷۔ ۱۴۴ صفحات ﴿19﴾ حضور ﷺ اور بچے۔ ۱۹۹۳۔ ۱۱۲ صفحات ﴿20﴾ درود و سلام۔ دس ایڈیشن۔ ۱۲۸ صفحات ﴿21﴾ قرطاسِ محبت۔ ۱۹۹۲۔ ۱۴۴ صفحات ﴿22﴾ میلادِ مصطفیٰ ﷺ۔ ۱۹۹۱۔ ۴۸ صفحات ﴿23﴾ عظمتِ تاجدارِ ختم نبوت ﷺ ۱۹۹۱۔ ۳۲ صفحات ﴿24﴾ احادیث اور معاشرہ۔ چار ایڈیشن۔ ۱۹۲ صفحات ﴿25﴾ ماں باپ کے حقوق۔ دو ایڈیشن۔ ۱۱۲ صفحات ﴿26﴾ حمد و نعت۔ ۱۹۸۸۔ ۲۲۴ صفحات ﴿27﴾ میلاد النبی ﷺ۔ ۱۹۸۸۔ ۳۳۶ صفحات ﴿28﴾ مدینۃ النبی ﷺ ۱۹۸۸۔ ۲۲۴ صفحات ﴿29﴾ سفرِ سعادت منزلِ محبت۔ ۱۹۹۲۔ ۲۲۴ صفحات ﴿30﴾ دیارِ نور۔ ۱۹۹۵۔ ۱۱۲ صفحات ﴿31﴾ سرزمینِ محبت۔ ۱۹۹۹۔ ۱۱۲ صفحات ﴿32﴾ اقبال و احمد رضا۔ چار ایڈیشن۔ ۱۱۲ صفحات ﴿33﴾ اقبال قائدِ اعظم اور پاکستان۔ دو ایڈیشن ۱۶۰ صفحات ﴿34﴾ قائدِ اعظم افکار و کردار۔ ۱۹۸۵۔ ۱۶۰ صفحات ﴿35﴾ تحریکِ ہجرت ۱۹۲۰۔ تین ایڈیشن۔ ۴۶۴ صفحات ﴿36﴾ ترجمہ خصائص الکبریٰ (37) ترجمہ فتوح الغیب ﴿38﴾ ترجمہ تعبیر الرویا ﴿39﴾ نظریہ پاکستان اور نصابی کتب۔ ۱۹۷۱۔ ۴۶۴ صفحات۔

راجا رشید محمود کی زیرِ ادارت

ماہنامہ ''نعت'' لاہور

جنوری ۱۹۸۸ سے جون ۲۰۰۱ تک

ساڑھے تیرہ برسوں کی باقاعدہ اشاعت میں:

☆ ہر شمارہ نعت یا سیرت کے کسی ایک موضوع پر خاص نمبر

☆ ہر ماہ چار رنگا خوبصورت سرورق

☆ ہر شمارہ (چند شماروں کے استثنیٰ کے ساتھ) کم از کم ۱۱۲ صفحات پر مشتمل

اس دوران میں:

☆ ماہنامہ نعت کے 19262 صفحات شائع ہوئے۔

☆ 559 مقالات و مضامین شائع کیے گئے۔

☆ 6000 سے زاید شعرا کی نعتیہ کاوشیں ''نعت'' کی زینت بنیں۔

☆ 570 مجموعہ ہائے نعت کا تعارُف چھپا۔

☆ رسائل و جرائد کے 193 ''رسول نمبروں'' کا تعارف شائع کیا گیا۔

☆ مختلف موضوعات اور مختلف اصنافِ سخن میں 6250 نعتیں اور ہزاروں نعتوں کے منتخب اشعار شائع ہوئے۔

ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ!